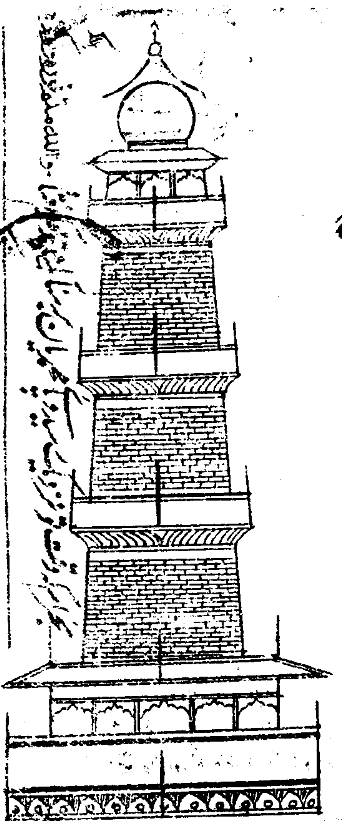
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۶



اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اذا دعا بی القریبہ

الحکم

چہ گویم با تو گرای جا در قادیان بینی | دو اہمی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صہ (۲) خواص معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ کم آمدنی والے لوگون سے عہ ۱۲

نمبر ۱۸ ‖ قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ‖ جلد ۹

فہرست مضامین

امور منزلیہ

الحکم کی گذشتہ اشاعت مین مین اپنے تیسرے لڑکے کی ولادت کی خبر لکھ چکا ہون۔ اس ولادت پر الحکم کے سرپرستون اور میرے مخدوم احباب نے جسقدر مبارکباد کے خطوط لکھے ہین اور میری خوشی مین اظہار مسرت کیا ہے مین یکجائی طور پر ان سب کی مہربانیون کا شکرگذار ہون۔ اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کو عقیقہ اور ختنہ کر دیا گیا بچہ کا نام حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **یوسف علی** رکہا ہے خدا کرے کہ یہ بچہ اسم بامسمیٰ ثابت ہو۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح **صدیق** اور **محسن** ہو اور علی رضی اللہ عنہ کیطرح باب العلم ہو۔ آمین۔ میرے ایک محب صادق نے اپنی جودت طبع سے تاریخی نام **نظیر الاسلام** لکھ بھیجا ہے۔ سب نام فی الحقیقت بے حقیقت ہین اگر انمین وہ روح اور برکت پیدا نہو جو اس نام سے ہویدا ہے اسلئے مین پھر ایک بار اپنے سرپرستون اور احباب کی خدمتین دعا کی درخواست کرتا ہون۔ خاکسار یعقوب علی عفی اللہ عنہ

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت مسیح موعود ... اور بزرگان ملت کی تیری ... کی خبر سلسلہ عالیہ کیلئے بڑی مبارک اور خوش کن ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باغ ہی مین بدستور رونق افروز ہین۔

۲۔ جدید مہمانون مین سے مخدومی مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب منشی سردار خان صاحب اور دیگر احباب کپورتھلا و منشی محمد دین صاحب مرادآبادی خصوصیت سے قابل ذکر ہین۔ آپ کئی روز سے آئے ہوئے ہین اور کئی دنون تک یہین صحبت سے حصہ لینے کے آرزومند۔ اللہ تعالیٰ دیگر احباب کو بھی ایسی توفیق دے۔ آمین۔

۳۔ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء کو نا گہ وقت ایک خفیف سا زلزلہ آیا۔

۴۔ اس ہفتہ مین حسب ذیل کلام الٰہی نازل ہوا۔

تازہ رویا و کشوف

۲۰ مئی ۱۹۰۵ء۔ صَدَقْنَا الرُّؤْیَا۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُصَدِّقِیْنَ۔

۲۳ مئی۔ (۱) زمین تہ و بالا کر دی (۲) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ آتِیْکَ بَغْتَةً (۳) لنگر اٹھا دو۔

فرمایا پہلے الہام کی تائید مین گھر مین بھی ایک رویا ہوئی تھی

۱۔ ۲۴ مئی کو بیان کیا کہ کئی روز ہوئے جب سحاف بیمار تہا تو مین نے دیکھا ہون کہ بہت سے مردار خوار جانور لمبے لمبے ڈہینگ ہین اور پاس ہی ایک مردار پڑا ہوا ہے۔ رویا کے بعد اس جگہ کو بدل دیا وہ معًا اچھا ہو گیا۔ پہلے اس کے متعلق الہام ہوا تہا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

۲۔ رویا مین دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنوئین کیطرف جو باغ کے جنوبی مغربی کونے پر ہے مین گیا ہون تو کہتا ہون کہ ایسے کنوئین سے دور رہنا چاہیے زلزلہ کیوقت ویسے کنوئین خطرناک ہوتے ہین۔ ایسا نہو کہ زمین کے اندر کنوئین ...

حضرت مسیح موعود کے اشتہارات

مین الحکم کی گذشتہ اشاعت مین ذکر کر چکا ہون کہ الحکم کے ذریعہ مین اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل اشتہارات کو یکجا کر دونگا ان اشتہارات مین بعض اشتہار ایسے ہو گئے جنکی خبر بھی بعض خاص حضرات کے کسی اور کو نہ ہوگی۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے مین انکے بہم پہنچانے مین ایک حد تک کامیاب ہو گیا ہون۔ یہ سلسلہ الحکم کے پہلے صفحہ پر جاری رہیگا۔ اسطرح پر الحکم کے خریدارون کے پاس ایک وہ عظیم الشان کتاب ہوگی جو اگر جداگانہ چھاپی جاوے تو تین چار روپیہ سے کم قیمت کی نہوگی مین یہ بھی تمام احباب کو اطلاع دیتا ہون کہ اگر انکے پاس ۱۸۹۰ء سے پہلے کا کوئی اشتہار ہو تو اسکا عنوان اور تاریخ اشاعت مجھے لکھ بھیجیں تاکہ اگر میرے پاس نہو تو انسے منگوالون۔ اگر مناسب سمجھین تو اسکی نقل بھیجدیا کرین حتی الوسع ایک اشتہار ہفتہ وار درج ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ ایڈیٹر۔

اشتہار پانسو روپیہ

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۸۷ء کی کپیل ہندوستان وغیرہ اخبار مین لائق فائق آریہ سماج والون نے بابتہ روحونکے اصول اپنا یہ شائع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہین اور اس کثرت سے ہین کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہین اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہین اور پاتے رہین گے مگر کبھی ختم نہین ہونگے۔ دیدار اسکے ہم نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفر ہند کے پرچون مین بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے

اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج امرتسر کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون کہ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والون مین سے بہ پابندی اصول مسلّمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب شمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت مین کل دورہ اپنا پورا کرتے ہین بے انت ہین اور پرمیشور کو تعداد انکا نامعلوم رہا ہوا ہے تو مین اسکو مبلغ پانسو روپیہ ۵۰۰ نقد بطور انعام کے دونگا اور درصورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہوگا کہ بمدد عدالت اختیار کرلے لیکن واضح رہے کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکورہ مین سے اس اصول سے منکر ہو تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہوگا۔ بلکہ اسصورت مین یہ تصریح لکھنا چاہیے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائینگے اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کیواسطے خاتمہ ہوگا یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحون کو پیدا کر سکتا ہے۔ یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحون کے پھر ایشور انہین مکتی یافتہ روحون کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا مین بھیجدے گا یا یہ کہ ارواح اگرچہ انت نہین اور تعداد انکا کسی حدود معین مین ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقی ماندہ اوتنے کے اوتنے ہی بنے رہتے ہین مکتی والونکی جماعت جنمین یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہین۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہین۔ اور نہ یہ جماعت جیسے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہو جاتی ہے۔ غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہیے۔

المشتہر مرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

زمیندار ایسوسی ایشن منشی سراج الدین احمد نے اخبار زمیندار کے اجراسے زمینداروں پر جو احسان کیا ہے وہ ہی کچھہ کم شکرگذاری کے قابل نہیں اب منشی صاحب موصوف نے زمینداروں کے بہبود اور سود کی خاطر کرم آباد ضلع گوجرانوالہ مین ۲۵ و ۲۶ - جون ۱۹۰۵ء کو ایک زمیندار ایسوسی ایشن کا اجلاس کرنا چاہا ہے - یہ ایسوسی ایشن زمینداروں کی وکیل ہوگی اور زمینداروں کی ضروریات اور جائز شکایتوں کو گورنمنٹ تک پہونچائے گی - یہہ ایسوسی ایشن کسی قوم یا فرقہ سے مخصوص نہ ہوگی ہان زمینداروں سے مخصوص ہوگی جو صاحب شریک جلسہ ہونا چاہین وہ ۱۵ - روز پہلے ایڈیٹر صاحب کو اطلاع دین فردکشی اور مہمان داری کا کل انتظام منشی صاحب موصوف اپنے خرچ سے کرینگے مین انکی اس مفید اور کارآمد تحریک پر انہین مبارکباد دیتا ہون اور انکی کامیابی کا آرزومند ہون -

دل کیون سخت ہوگئے ہین ؟ کانگڑہ دہلی ۴ - اپریل کے زلزلہ سے جسقدر تباہ ہوئی ہے اور جو عبرت ناک نظارہ وہان موجود رہا ہے اسکو دیکھنے والے چاہیئے تو یہ تہا کہ خداتعالیٰ کی اس قہری تجلّی سے اسقدر متاثر ہوتے کہ انکی زندگیون مین ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا وہ اپنے چال چلن اور رویہ کا وہ نمونہ دکہاتے جس سے دیکھنے والون کو معلوم ہوتا کہ فی الحقیقت وہ خداتعالےٰ کے انتقام اور غضب کی کیفیتون سے متاثر دل رکہتے ہین مگر نہین معلوم ابہی کیا ہونے والا ہے کیونکہ جو خبرین کانگڑہ سے آرہی ہین وہ سخت حیرت افزا ہین - معلوم ہوا ہے کہ جو قلی کام کرنے کے لئے وہان بہیجے گئے ہین باوجودیکہ خداتعالےٰ کی قہری تجلّی کے آثار وہان دیکھتے رہے ہین لیکن انہون نے باوجود ڈبل مزدوریان لینے کے مفلوک زلزلہ زدگان کا مال مارنے سے بہی پرہیز نہین کرکیا - یہہ گری ہوئی حالت اور نوع انسان کے ساتہہ ظالمانہ برتاو کیا ظاہر کرتا ہے ؟ یہی کہ خداتعالےٰ کی ہستی اور اسکے وجود پہ ایمان نہین ورنہ اگر سچا یقین ہو - اور ایمان موجود ہو تو یہہ وقت ہمدردی اور خداترسی کا ہے یا ایسی کمینہ حرکات اور بے حیائیون کا - اہل ملک یقین کرین یا نہ کرین لیکن مین ظاہر کرنا اپنا فرض سمجہتا ہون کہ جبکہ ملک کی **ایمانی حالت** بہانتک تنزل ہو چکی ہے گناہ کیلئے اسقدر جراءت اور دلیری پیدا ہو رہی ہے پھر بھی اگر کسی **ایمان بخش** اور **خدانما وجود** کی ضرورت نہین تو پھر کبھی بھی کوئی ضرورت نہین ہو سکتی ؟ مگر یاد رکہو کہ ضرورت ہے اور وہ اپنے وقت پر **ضرورت حقہ** کے ساتہہ آیا ہے سعادتمند اس سے فائدہ اٹھاتے ہین شپرک سیرت اس کے وجود سے انکار کرتے اور تاریکی مین مارے مارے پھرتے ہین -

تعصب ہے یا جہالت تعصب بجائے خود ایک ایسی تاریکی دماغ پر پیدا کرتا ہے کہ وہ عقل و فکر کی قوتون کو محض بیکار کرکے جاہل بنا دیتا ہے اخبارات مین کانگڑہ کی کسی سادہو کا قصہ چہپ رہا ہے کہ اسنے زلزلہ کے آنیکی خبر دی تہی - مین اسبات کو تعجب کی نظر سے نہین دیکہتا ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کسی بندہ کو ایسی اطلاع وہان دیدی ہو - لیکن تعجب اس امر پر آتا ہے کہ ایک غیر معروف سادہو (جسکے صحیح حالات ابہی تک شائع نہین ہوئے) کی بات کو تو یقین کے درجہ تک پہونچایا جاتا ہے اور خداتعالےٰ کا ایک **مامور** ایک بات کہتا ہے جو پورے یقین اور وثوق پر مبنی ہے سالہا سال پہلے سے چہپی ہوئی موجود ہے اسپر ہنسی اڑائی جاتی اور اخبارون کے کالم کے کالم سیاہ کرنا ملک کی خدمت سمجہا جاتا ہے - تعجب ! اگر یہ جہالت نہ ہوتی تو یہ لوگ حقیقی خیرخواہ کو دشمن نہ سمجہتے - کیا وہ شخص جو کسی کو خبر دے کہ میان تیرے گھر مین آگ لگی ہوئی ہے اسے بجہا لے اسکا بدخواہ سمجہا جاوے گا یا حقیقی بہی خواہ !

موت اگر تو موت کو اپنا دوست خیال کرے تو تجہکو اسکی خاطر اور مہمانداری کے سامان کی فکر لازم ہے اور اگر تو اسکو اپنا دشمن سمجہے تو اسکی تکلیفات سے بچنے کی تدبیرین واجب ہین

آفتاب ہند

عجیب جدّت پوپ روم کے کتب خانہ مین ایک رسالہ سانپون کے متعلق تین سو فیٹ لمبا اور ایک فیٹ چوڑا ہے جو ایک سانپ کی تین سو فیٹ لمبی آنت پر لکہا گیا ہے -

شفاخانہ فضل رحمانی آج کے اخبار کے بہرہ اشتہارات مین شفاخانہ فضل رحمانی کا اشتہار میرے محترم بہائی مفتی فضل رحمن صاحب کیطرف سے شائع ہوا ہے حضرت حکیم الامتہ کی تصدیق کے بعد کچھہ ضرورت نہین ہے کہ مین مفتی صاحب کے متعلق کچھہ عرض کرون - البتہ اسقدر کہنا ضروری سمجہتا ہون کہ جو لوگ کسی قسم کی دوائی کی ضرورت سمجہتے ہون وہ مفتی صاحب کے تجربہ سے ضرور فائدہ اٹھائین کیونکہ اس طریق پر وہ مفتی صاحب کے ذریعہ حکیم الامتہ کے مجربات سے فائدہ اٹہائین گے جنکے تیار کرنے کا مفتی صاحب نے انتظام کیا ہے -

تحفة المشتاقین اس نام کا ایک مجموعہ سید عبدالحی عرب صاحب نے حال مین ٹائیٹل سمیت چودہ صفحون پر شائع کیا ہے - یہہ پنجابی سی حرفی قصیدہ اور کافین وغیرہ کا مجموعہ ہے - قیمت صرف ۱ / ہے - عرب صاحب موصوف سے مل سکتا ہے - پنجابی زبان مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی ضرورت اور آپ کی صداقت کے اظہار کا بہت اچہا ذریعہ ہے -

پیسہ اخبار کو مبارک ہو لاہور مین ۲۲ - مئی کو دو دفعہ زلزلہ کے دہکے لگے پیسہ اخبار اور اس کے دوستون کو مبارک ہو جو کہتے تہے کہ لاہور وغیرہ مین کوئی زلزلہ نہین آئیگا - یہہ ابتداء عشق ہے - خداتعالےٰ کا کون مقابلہ کر سکتا ہے اور اسکے علم پر کون احاطہ کر سکتا ہے ؟

پیسہ اخبار اور انجمن حمایت اسلام پیسہ اخبار کی پولیسی کا پتہ لگانا جسقدر سہل ہے اسی قدر مشکل بہی ہے اگر اسکے فائلون کی پڑتال کی جاوے تو جسقدر رنگ اسنے بدلے ہوئے ہین ان سب کا نقشہ عیان ہو جاتا ہے - ایک زمانہ تہا کہ پیسہ اخبار انجمن حمایت اسلام کا بڑا مداح اور پیسہ اخبار کا ایڈیٹر اور منیجر ہر جلسہ مین نئی تجویزین پیش کرنے کے آرزومند رہا کرتے تہے جب سے کہ انجمن حمایت اسلام کی انتظامی کمیٹی مین بعض نئی روشنی کے نوجوانون نے اپنا دست تصرف دراز کرنا چاہا ہے اور ان لوگون کو (جنکی محنت اور مساعی جمیلہ سے انجمن اس پایہ تک پہونچی ہے) اپنی خودغرضیون کا شکار کرنا چاہا ہے پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب نے بہی مخالفت کا ٹہیکہ لے لیا ہے اور ہر قسم کے غلط اور بے جا اعتراض انجمن کے کارکنون اور اسکے مقاصد پر کرنے شروع کر رکہے ہین - امسال سالانہ جلسہ کی تقریب پر اس مخالف پارٹی نے جو روس اور جاپان کی لڑائی کے نقشے دکہائے وہ میرے اپنے مذاق پر تو خداتعالےٰ کے ایک برگزیدہ جری کی پیشگوئی کو پورا کر دیا لا تخبے لینے

منی الشعراء مین بہیو ٹ

لیکن باین ہمہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے سخت افسوس ہوا - اس مخالف پارٹی کا نام فریق اصلاح طلب رکہا گیا ہے جو سراسر بے جا ہے اگر یہ فریق محض اصلاح طلب ہوتا تو اس طرح مخالفت کا اکہاڑہ نہ جماتا -

ہر چند مین اپنے مذاق پر انجمن مین بعض باتون کی کمی پاتا ہون لیکن مین اس سے کبہی انکار نہین کرنا چاہتا کہ جسقدر انجمن سے ہو سکتا ہے وہ نوجوان مسلمانون کو دینیات سے واقف کرکے موجودہ زہریلہ فلسفہ سے بچانا چاہتی ہے اور اب انجمن کی باگ ڈور وہ لوگ ہاتہہ مین لینا چاہتے ہین جنکا **اسلام** بجائے خود ایک ایسا **اسلام** ہے جسکے بانی وہ آپ ہین - اگر کالج یا انجمن کا انتظام ان لوگون کے ہاتہہ مین دیا جاوے تو کیا پھر یہ لوگ وہی اصلاحین نہ کرین گے جو **ریفارمر** کے ذریعہ **شریعت اسلام** اور **قرآن کریم** مین کرنا چاہتے ہین - ہر مسلمان ایسے امور مین جو مسلمانون سے تعلق رکہتے ہین رائے دینے کا مجاز ہے پس مسلمان اگر اسلام کی کچھہ بہی خیر منانا چاہتے ہین اور انجمن حمایت اسلام کے کارکنون کو حمایت اسلام کی کچھہ بہی غیرت ہے تو وہ ہرگز ہرگز اس شور و پکار کی جو مخالف پارٹی کر رہی ہے پروا نکرین - اور ہرگز ہرگز انکو انتظامی معاملات مین دخل نہ دین کالج رہے یا جائے یہہ مسلمانون کے اپنے سوچنے کا سوال ہے لیکن تم کالج کو ان ہاتہون مین دیکر جو اسلام کو ایک نیا اسلام بنا دینا چاہتے ہین اور اسلام کو عیسائیت کے قالب مین لانا چاہتے ہین - اسلامیہ کالج کی بجائے کوئی اور کالج نہ بناؤ - اخلاقی جراءت سے کام کرو - **اصلاح طلب فریق** کالج کی اصلاح نہین چاہتا وہ تو سرے سے اسلام کی اصلاح کا خواہشمند ہے اگر کسی کو شک ہے تو ان تحریرون کو پڑہے جو اورینٹل میان شاہ دین صاحب اور مسٹر دلاور حسین صاحب وغیرہ کیطرف سے نکلی ہین - غرض مسلمانون کو مطلع رہنا چاہیئے کہ پیسہ اخبار کو حق کے ساتہہ ایک خاص دشمنی معلوم ہوتی ہے سلسلہ عالیہ کی مخالفت بہی وہ اسی تعصب کی وجہ سے کرتا ہے جو اسکو حق کے ساتہہ ہے ورنہ انجمن حمایت اسلام کی مخالفت ان لوگون کے مقابلہ مین کیا معنی رکہتی ہے جو اسلام کی ترمیم کرنا چاہتے ہین - انجمن حمایت اسلام کے خلاف جسقدر آرٹیکل اسنے لکہے ہین ان

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جو اس سورہ مبارکہ مین خواص روحانی ہین وہ بھی ایسے اعلیٰ و حیرت انگیز ہین جنکو طالب حق دیکھکر اسبات کے اقرار کرنے کیلئے مجبور ہوتا ہے کہ بلا شبہ وہ قادر مطلق کا کلام ہے چنانچہ منجملہ اُن خواص عالیہ کے ایک خاصہ روحانی سورۃ فاتحہ میں یہ ہے کہ دلی حضور سے اپنی نماز سے اُسکو ورد کر لینا اور اوسکی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھکر اپنے دل مین قایم کر لینا تنویر باطن مین نہایت دخل رکھتا ہے یعنی اوس سے انشراح خاطر ہوتا ہے اور بشریت کی ظلمت دور ہوتی ہے اور حضرت مبدء فیوض کے فیوض انسان پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہین اور قبولیت الٰہی کے انوار اُسپر احاطہ کر لیتے ہین یہانتک کہ وہ ترقی کرتا کرتا مخاطبات الٰہیہ سے سرفراز ہو جاتا ہے اور کشوف صادقہ اور الہامات واضحہ سے تمتع تام حاصل کرتا ہے اور حضرت الوہیت کے مقربین مین دخل پالیتا ہے اور وہ وہ عجائبات القاء غیبی اور کلام لاریبی اور استجابت ادعیہ اور کشف مغیبات اور تائید حضرت قاضی الحاجات اُس سے ظہور مین آتی ہین کہ جسکی نظیر اوسکے غیر مین نہین پائی جاتی اگر مخالفین اس سے انکار کرین اور غالباً انکار ہی کرینگے تو اسکا ثبوت اس کتاب مین دیا گیا ہے اور یہ احقر ہر یک طالب حق کی تسلی کرنے کو طیار ہے اور نہ صرف مخالفین کو بلکہ اسمی اور رسمی موافقین کو بھی جو بظاہر مسلمان ہین مگر محجوب مسلمان اور غائب بے جان ہین جنکو اس تیرہ ظلمت زمانہ مین آیات سماویہ پر یقین نہین رہا اور الہامات حضرت احدیت کو محال خیال کرتے ہین اور از قبیل اوہام اور وساوس قرار دیتے جنہون نے انسان کی ترقیات کا نہایت تنگ اور منقبض دائرہ بنا رکھا ہے کہ جو صرف عقلی اٹکلون اور قیاسی ڈھکوسلون پر ختم ہوتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کو بھی نہایت درجہ کا کمزور و ضعیف سا خیال کر رہے ہین سو یہ عاجز ان سب صاحبون کی خدمت مین باد ب تمام عرض کرتا ہے کہ اگر ابتک تاثیرات قرآنی سے انکار ہے اور اپنے جہل قدیم پر اصرار ہے تو اب نہایت نیک موقعہ ہے کہ یہ احقر خادمین اپنے ذاتی تجارب سے ہر یک منکر کی پوری اطمینان کر سکتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ طالب حق منکر اس احقر کیطرف رجوع کرین اور جو جو خواص کلام الٰہی کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اوسکو بچشم خود دیکھ لین اور تاریکی اور ظلمت مین سے نکلکر نور حقیقی مین داخل ہو جائین - ابتک تو یہ عاجز زندہ ہے مگر وجود خاکی کی کیا بنیاد اور جسم فانی کا کیا اعتماد پس مناسب ہے کہ اس عام اعلان کو سُنتے ہی احقاق حق اور ابطال باطل کیطرف توجہ کرین تا اگر دعویٰ اس احقر کا بپایۂ ثبوت نہ پہونچ سکے تو منکر اور روگردان رہنے کے لئے ایک وجہ موجہ پیدا ہو جائے لیکن اگر اس عاجز کے قول کی صداقت جیسا کہ چاہئے بپایۂ ثبوت پہونچ جائے تو خدا سے ڈر کر اپنے باطل خیالات سے باز آئین اور طریقۂ حقہ اسلام پر قدم جمادین تا اس جہان مین ذلت اور رسوائی سے اور دوسرے جہان مین عذاب اور عقوبت سے نجات پاوین سو دیکھو اے بھائیو اے عزیزو اے خلاصۂ عزو اے پنڈتو اے پادریو اے آریو اے بیچریو اے برہمو دہرم والو کہ مین اسوقت صاف صاف اور علانیہ کہہ رہا ہون کہ اگر کسی کو شک ہو اور خاصۂ مذکورۂ بالا کے ماننے مین کچھ تامل ہو تو وہ بلا توقف اس عاجز کی طرف صبوری اور صدق دلی سے کچھ عرصہ تک صحبت مین رہکر بیانات مذکورۂ بالا کی حقیقت کو بچشم خود دیکھ لے ایسا نہ ہو کہ اس ناچیز کے گذرنے کے بعد کوئی نامنصف کہے کہ کب مجھکو کھولکر کہا گیا تا مین اس جستجو مین پڑتا کب کسی نے اپنی ذمہ داری سے دعویٰ کیا تا مین ایسے دعوے کا ثبوت اوس سے مانگتا سو اے بھائیو اے حق کے طالبو ادہر دیکھو کہ یہ عاجز کھولکر کہتا ہے اور اپنے خدا پر توکل کرکے جسکے انوار دن رات دیکھ رہا ہے اس بات کا ذمہ دار بنتا ہے کہ اگر تم دلی صدق اور صفائی سے حق کے جویان اور خواہان ہوکر صبر اور ارادت سے کچھ مدت تک اس احقر کی صحبت مین زندگی بسر کرو گے تو یہ بات تم پر بدیہی طور پر کھل جائیگی کہ فی الحقیقت وہ خواص روحانی جنکا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف مین پائے جاتے ہین سو کیا مبارک وہ شخص ہے کہ جو اپنے دل کو تعصب اور عناد سے خالی کرکے اور اسلام کے قبول کرنے پر مستعد ہو کر اس مطلب کے حصول کے لئے بصدق و ارادت توجہ کرے اور کیا بدقسمت وہ آدمی ہے کہ اسقدر تاکید باتین سُنکر پھر بھی نظر اوٹھاکر نہ دیکھے اور دیدہ و دانستہ خدا تعالیٰ کی لعنت اور غضب کا مورد بنجاوے مرگ نہایت نزدیک ہے اور بازی اجل سر پر ہے اگر جلد تر خدا سے ڈر کر اس عاجز کی باتون کیطرف نظر نہین کرو گے تو اپنی تسلی اور تشفی حاصل کرنے کے لئے صدق اور ارادت سے قدم نہین اُٹھاؤ گے تو مین ڈرتا ہون کہ آپ لوگون کا ایسا ہی انجام نہ ہو جیسا پنڈت دیانند آریون کے سرگروہ کا انجام ہوا کیونکہ اس احقر نے اونکو اونکی وفات سے ایک مدت پہلے راہ راست کیطرف دعوت کی اور آخرت کی رسوائی یاد دلائی اور اونکے مذہب اور اعتقاد کا سراسر باطل ہونا براہین قطعیہ سے اُنپر ظاہر کیا اور نہایت عمدہ اور کامل دلائل سے بادب تمام اونپر ثابت کر دیا کہ دہریون کے بعد تمام دنیا مین آریون سے بدتر اور کوئی مذہب نہین کیونکہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی سخت درجہ پر تحقیر کرتے ہین کہ اُسکو خالق اور رب العالمین نہین سمجھتے اور تمام عالم یہانتک کہ دنیا کے ذرہ ذرہ کو اوسکا شریک ٹہراتے ہین اور صفت قدامت اور ہستی حقیقی مین اوس کے برابر سمجھتے ہین اگر انکو کہو کہ کیا تمہارا پرمیشر کوئی روح پیدا کر سکتا ہے یا کوئی ذرہ جسم کا وجود مین لا سکتا ہے یا ایسا ہی کوئی اور زمین و آسمان بھی بنا سکتا ہے یا کسی اپنے عاشق صادق کو نجات ابدی دے سکتا ہے اور بار بار کتا بلا بننے سے بچا سکتا ہے یا اپنے کسی محبت خالص کی توبہ قبول کر سکتا ہے تو ان سب باتون کا یہی جواب ہے کہ ہرگز نہین اوسکو یہ قدرت ہی نہین کہ ایک ذرہ اپنی طرف سے پیدا کر سکے اور نہ اوسمین یہ رحمیت ہے کہ کسی اوتار یا کسی رکہی مُنی کو یا کسی ایسے کو بھی کہ جسپر وید اُترا ہو ہمیشہ کے لئے نجات دے اور پھر اوسکا مرتبہ ملحوظ رکھکر مُکتی خانہ سے باہر دفعہ نہ کرے اور اپنے اوس پیارے کو جسکے دل مین پرمیشر کی پریت اور محبت رچ گئی ہے بار بار کتا بلا بننے سے بچاوے -

مگر افسوس کہ پنڈت صاحب نے اس نہایت ذلیل اعتقاد سے دست کشی اختیار نہ کی اور اپنے تمام بزرگون اور اوتارون وغیرہ کی اہانت اور ذلت جائز رکھی مگر اس ناپاک اعتقاد کو نہ چھوڑا اور مرتے دم تک یہی اُنکا ظن رہا کہ گو کیسا ہی اوتار ہو رامچندر ہو یا کرشن ہو یا خود ہی ہو جسپر وید اوترا ہے پرمیشر کو ہرگز منظور ہی نہین کہ اوسپر دائمی فضل کرے بلکہ وہ اوتار بنا کر پھر بھی اونہین کو کیڑے مکوڑے ہی بناتا رہے گا وہ کچھ ایسا سخت دل ہے کہ عشق اور محبت کا اوسکو ذرا پاس نہین اور ایسا ضعیف ہے کہ اوسمین خود بخود بنانے کی ذرہ طاقت نہین - یہ پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تہا جسکو پُر زور دلائل سے رد کر کے پنڈت صاحب پر یہ ثابت کیا گیا تہا کہ خدا تعالیٰ ہرگز ایسا [illegible] اور ناقص نہین بلکہ مبدء ہے تمام فیضون کا اور جامع تمام خوبیون کا اور مستجمع ہے جمیع صفات کاملہ کا اور وحدہٗ لاشریک ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور معبودیت مین اور پھر اس کے بعد دو دفعہ بذریعہ خط رجسٹری شدہ حقیت دین اسلام سے بدلائل واضح اونکو متنبہ کیا گیا اور دوسرے خط مین یہ بھی لکھا گیا کہ اسلام وہ دین ہے جو اپنی حقیت پر دوہرا ثبوت ہر وقت موجود رکہتا ہے ایک معقولی دلائل جن سے اصول حقہ اسلام کی دیوار [illegible] طرح مضبوط اور مستحکم ثابت ہوتی ہین دوسری آسمانی آیات و ربانی تائیدات اور [illegible] مکاشفات اور روحانی الہامات [illegible] اور دیگر خارق عادات جو اسلام [illegible] متبعین سے ظہور مین آتے ہین جن سے حقیقی نجات ایسے جہان مین [illegible] یہ دونون قسم کے ثبوت اسلام کے [illegible] نہین پائے جاتے اور نہ اونکو [illegible] کہ اس کے مقابلہ پر کچھ دم مار سکین لیکن [illegible] مین وجود اسکا متحقق ہے سو اگر ان [illegible] قسم کے ثبوت مین سے کسی قسم کے ثبوت [illegible] شک ہو تو اسی جگہ قادیان مین آکر [illegible] کر لینی چاہیئے اور یہ بھی پنڈت صاحب [illegible] لکھا گیا کہ معمولی خرچ آپ کی آمد و رفت [illegible] نیز واجبی خرچ خوراک کا ہمارے ذمہ رہے گا اور وہ خط اون کے بعض [illegible] کو بھی دکہلایا گیا اور دونون رجسٹریون کی [illegible] کی دستخطی رسید بھی آگئی پر اونہون نے [illegible] دنیا اور ناموس دنیوی کے باعث [illegible] طرف ذرا بھی توجہ نہ کی یہان تک کہ جس دنیا سے اونہون نے پیار کیا اور ربط بڑہایا تہا آخر بحسرت اوسکو چہوڑ کر اور تمام درم و دینار سے بہ مجبوری جُدا ہو کر اس دار الفنا سے کوچ کر گئے اور بہت سی غفلت اور ظلمت اور ضلالت اور کفر کے پہاڑ [illegible] سر پر لے گئے اور سفر آخرت کی خبر بھی [illegible] اونکو ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۳ء [illegible] تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اس عاجز کو دیدی تہی چنانچہ یہ خبر بعض آریہ کو بتلائی بھی گئی تہی خیر یہ سفر تو ہر ایک کو در پیش ہے اور کوئی آگے اور کوئی پیچہے اس مسافر خانہ کو چہوڑنے والا ہے مگر یہ افسوس ایک بڑا [illegible] ہے کہ پنڈت صاحب کو خدا نے ایسا [illegible] ہدایت پانے کا دیا کہ اس عاجز کو [illegible]

مگر وہ بایں ہمہ ... علماء کی ہدایت پانے سے ... روشنی اسلام ... انکو بلایا گیا مگر اونہوں نے ... دنیا کی محبت سے اوس روشنی کو قبول نہ کیا اور سر سے پانو تک تاریکی میں پھنسے رہے ایک بندہ خدا نے بارہا انکو انکی بھلائی کے لئے اپنی طرف بلایا مگر اونہوں نے اوس کی طرف قدم بھی نہ اوٹھایا اور یونہی عمر کو بیجا تعصبوں اور نخوتوں میں ضائع کرکے حباب کی طرح ناپدید ہو گئے حالانکہ اس عاجز کے دس ہزار روپیہ کے اشتہار کا اول نشانہ وہی تھے اور اسی وجہ سے ایک مرتبہ رسالہ براہین احمدیہ میں بھی اون کے لئے اعلان چھپوایا گیا مگر اون کی طرف سے کبھی صدا نہ اوٹھی یہانتک کہ خاک میں یا راکھ میں جا ملے۔

سوائے بھائیو تمہیں پنڈت صاحب کے حال سے نصیحت پکڑو اور اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو سچی نجات کو ڈھونڈھو تا اسی جہان میں اوس کی برکتیں پاؤ۔ سچی اور حقیقی نجات وہی ہے جس کی اسی جہان میں برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور خدائے قوی کا وہی پاک کلام ہے کہ اسی جگہ طالبوں پر آسمانی راہ کھولتا ہے سو اپنے آپکو دھوکا مت دو اور جس دین کی حقیقت اسی دنیا میں نظر آ رہی ہے اوس پاک دین سے روگردان ہو کر اپنے دل پر تاریکی کا دھبہ مت لگاؤ ہاں اگر مقابلہ اور معارضہ کرنے کی طاقت ہے تو اسی سورۂ فاتحہ کے کمالات کے مساوی کوئی دوسرا کلام پیش کرو اور جو کچھ سورۂ فاتحہ کے خواص روحانی کی بابت اس عاجز نے لکھا ہے وہ کوئی سماعی بات نہیں ہے بلکہ یہ عاجز اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے کہ فی الحقیقت سورۂ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے ہم اس قدر عجائبات اس سورۃ کے پڑھنے کے وقت دیکھے گئے ہیں کہ جن سے خدا کے پاک کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے اس سورہ مبارکہ کی برکت سے اور اوس کے تلاوت کے التزام سے کشف مغیبات اس درجہ تک پہونچ گیا کہ صدہا اخبار غیبیہ قبل از وقت منکشف ہوئیں اور ہر ایک مشکل کے وقت اُسکے پڑھنے کی حالت میں عجیب طور پر رفع حجاب کیا گیا اور قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رویا صادقہ یاد ہے کہ جو ابتک اس عاجز سے ظہور میں آ چکے اور صبح صادق کے کھلنے کی طرح پوری بھی ہو چکی ہیں اور دو سو جگہ سے زیادہ قبولیت دعا کے آثار نمایاں ایسے نازک موقعوں پر دیکھے گئے جن میں بظاہر کوئی صورت مشکل کشائی کی نظر نہیں آتی تھی۔ اور اسی طرح کشف قبور اور دوسرے انواع و اقسام کے عجائبات اسی سورہ کے التزام ورد سے ایسے ظہور پکڑنے گئے کہ اگر ایک ادنےٰ پیرو اون کا کسی پادری یا پنڈت کے مقابل پر جاوے تو ... دنیا سے قطع تعلق کرکے اسلام کے قبول کرنے کے لئے ... آمادہ ہو جائے اسی طرح بذریعہ الہامات صادقہ کے جو پیشگوئیاں اس عاجز پر ظاہر ہوتی رہی ہیں جنمیں سے بعض پیشگوئیاں مخالفوں کے سامنے پوری ہو گئی ہیں اور پوری ہوتی جاتی ہیں اسقدر ہیں کہ اس عاجز کے خیال میں دو انجیلوں کی ضخامت سے کم نہیں اور یہ عاجز بطفیل متابعت حضرت رسول اکرم مخاطبات حضرت احدیت میں اسقدر عنایات پاتا ہے کہ جس کا کچھ تھوڑا سا نمونہ حاشیہ در حاشیہ نمبر تین کے عربی الہامات وغیرہ میں لکھا گیا ہے خداوند کریم نے اوسی رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ؎

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

اب وہ واعظان انجیل اور پادریان گم کردہ سبیل کہاں اور کدھر ہیں کہ جو پرلے درجہ کی ہٹ دھرمی کو اختیار کرکے محض کینہ اور عناد اور شیطانی سیرت کی راہ سے عوام کالانعام کو یہ کہکر بہکاتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی ظہور میں نہیں آئی سواب منصفان حق پسند خود سوچ سکتے ہیں کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیا کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ تو پھر کسقدر بیحیائی اور بےشرمی ہے کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے اور پادریوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بارہ میں اس وجہ سے فکر پڑی کہ توریت کتاب استثنا باب ہژدہم آیت بست و دوم میں سچے نبی کی یہ نشانی لکھی ہے کہ اوس کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ سو جب پادریوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہزارہا خبریں قبل از وقوع بطور پیشگوئی فرمائی ہیں اور اکثر پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھی بھرا ہوا ہے اور وہ سب پیشگوئیاں اپنے وقتوں پر پوری بھی ہو گئیں تو اون کے دل کو یہ دھڑکا شروع ہوا کہ ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بدیہی طور پر ثابت ہوتی ہے اور یا یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو کچھ توریت میں یعنی کتاب استثنا ۱۸ آیات ۲۲ میں سچے نبی کی نشانی لکھی ہے وہ نشانی صحیح نہیں ہے سو اس پیچ میں آکر نہایت ہٹ دھرمی سے اون کو یہ کہنا پڑا کہ وہ پیشگوئیاں اصل میں فراستیں ہیں کہ اتفاقاً پوری ہو گئی ہیں لیکن چونکہ جس درخت کی بیخ مضبوط تھا اور ... قایم ہیں وہ ہمیشہ پھل لاتا ہے اس جہت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور دیگر خوارق صرف اسی زمانہ تک محدود نہیں تھے بلکہ اب بھی انکا برابر سلسلہ جاری ہے اگر کسی پادری وغیرہ کو شک و شبہ ہو تو اوس پر لازم وفرض ہے کہ وہ صدق اور ارادت سے اس طرف توجہ کرے پھر دیکھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں کسقدر ابتک بارش کی طرح برس رہی ہیں لیکن اس زمانہ کے متعصب پادری اگر خودکشی کا ارادہ کریں تو کریں مگر یہ امید اون سے بہت ہی کم ہے کہ وہ طالب صادق بنکر کمال ارادت اور صدق سے اس نشان کے جویاں ہوں بہرحال دوسرے لوگوں پر یہ بات واضح رہے کہ جس حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات اب بھی آفتاب کی طرح روشن ہیں اور دوسرے کسی نبی کی برکات کا نشان نہیں ملتا تو اس صورت میں لازم ہے کہ کیسے متعصب اور دنیا پرست پادری کسی بازار یا کسی شہر یا گانوں میں کسی کو برخلاف اس حق الامر کے بہکاتے نظر آویں تو یہی موقع اس کتاب کا اُن کے سامنے کھولکر رکھدیا جاوے کیونکہ یہ کتاب دس ہزار روپیہ کے اشتہار پر تالیف کی گئی ہے اور اس سے معارضہ کرنے والا دس ہزار روپیہ پا سکتا ہے پس شرم اور حیا سے نہایت بعید ہے کہ جو لوگ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں وہ پنڈت ہوں یا پادری آریہ ہوں یا برہمو ہوں وہ صرف زبان ہی طریق فضول گوئی کا اختیار رکھیں اور جو دلایل قطعیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت پر ناطق ہو رہی ہیں انکے جواب کا کچھ فکر نہ کریں۔ یہ عاجز خواہ نخواہ انکو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا لیکن اگر مقابلہ و معارضہ سے عاجز رہیں اور جو کچھ آسمانی نشان اور عقلی دلایل حقیقت اسلام پر دلالت کر رہے ہیں انکی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہ کر سکیں تو پھر یہی لازم ہے کہ جھوٹ کو چھوڑ کر سچے مذہب کو قبول کر لیں۔

اب پھر ہم اپنی اصل تقریر کیطرف رجوع کرکے لکھتے ہیں کہ جسقدر ہم نے ابتک لطائف و معارف و خواص سورۂ فاتحہ لکھے ہیں وہ بدیہی طور پر بے مثل و مانند ہیں مثلاً جو شخص ذرا منصف بنکر اون صداقتوں کے اعلےٰ مرتبہ پر غور کرے جو کہ سورۂ فاتحہ میں جمع ہیں اور پھر اون لطائف اور نکات پر نظر ڈالے جن پر سورہ محدودہ مشتمل ہے اور پھر حسن بیان اور ایجاز کلام کو مشاہدہ کرے کہ کیسے معانی کثیرہ کو الفاظ قلیلہ میں بھرا ہوا ہے اور پھر عبارت کو دیکھئے کہ کسی آب و تاب رکھتی ہے اور کسقدر روانگی اور صفائی اور ملائمت اس میں پائی جاتی ہے کہ گویا ایک نہایت مصفیٰ اور شفاف پانی ہے کہ بہتا ہوا چلا جاتا ہے اور پھر اُسکی روحانی تاثیروں کو دل میں سوچے کہ جو بطور خارق عادت دلوں کو ظلمات بشریت سے صاف کرکے مورد انوار حضرت الوہیت بناتی ہیں جنکو ہم اس کتاب کے ہر موقعہ پر ثابت کرتے چلے جاتے ہیں + تو اُسپر قرآن شریف کی شان بلند جس سے انسانی طاقتیں مقابلہ نہیں کر سکتیں ایسی وضاحت سے کھل سکتی ہے جس پر زیادت متصور نہیں اور اگر باوجود مشاہدہ ان کمالات کے پھر بھی کسی کور باطن پر عدیم المثالی اس کلام مقدس کی مشتبہ رہے تو اوسکا علاج قرآن شریف نے آپ ہی ایسا کیا ہے جس سے کامل طور پر منکرین پر اپنی حجت کو پورا کر دیا ہے اور وہ یہ ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین

یعنے اگر تمہیں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے میں کچھ شک ہے تو تم اوس کے کسی سورۃ کی مانند کوئی کلام بنا کر دکھاؤ اور اگر تم بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز بنا نہ سکو گے سو اوس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے طیار ہے جسکا ایندھن کافر آدمی اور اونکے بت ہیں جو نار جہنم کو اپنے گناہوں اور شرارتوں سے افروختہ کر رہے ہیں یہ قول فیصل ہے کہ جو خداتعالےٰ نے منکرین اعجاز قرآنی کے ملزم کرنے کے لئے آپ فرما دیا ہے اب اگر کوئی ملزم اور لاجواب رہکر پھر بھی قرآن شریف کی بلاغت بےمثل سے منکر رہے اور بیہودہ گوئی اور ژاژخائی سے باز نہ آوین تو ایسے بےحیا منقلب الفطرت کا اس دنیا میں علاج نہیں ہو سکتا اسکے لئے وہی علاج ہے جسکا خدا نے اپنے قول فیصل میں وعدہ فرمایا ہے۔

بعض شریر اور کینہ پرور آدمی جنہوں نے ضد اور نفسانیت پر مضبوطی سے قدم مار رکھا ہے اور جن کو تعصب کی تند اندھیری نے بالکل اندھا کر دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

ڈاکٹر برخوردار خان عیسائی کے سوالون کا جواب

(سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم نمبر ۵ جلد ۹ صفحہ ۶ و ۷)

الحکم کی مذکورہ بالا اشاعت مین ڈاکٹر برخوردار خان صاحب کے القاء شیطانی کے وسوسہ کا ازالہ خدا کے فضل سے کر چکا ہون مانا نہ ماننا یہ جدا امر ہے جو میرے اختیار و قدرت مین نہین ہے۔

اب دوسرا وسوسہ ان کا یہ ہے کہ قرآن شریف مین بعض آیتین منسوخ ہو گئی مین۔ اور اس دعوی کی تائید مین وہ آیت مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ الی الآیۃ پیش کرتے مین اسکے جواب مین اسیقدر گذارش کر نا کافی ہے کہ یہ دعوی بلا دلیل ہے اور سلسلے اتفاق علیہم سے قرآن شریف کا ایک شعشہ یا زیر بات منسوخ نہین یہ آیت تو ایک عظیم الشان آیت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے جسکو ہر دو پیرو نصرانی سمجھ نہین سکا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے مناسبت وقت اور ضرورت وقت کا کسی قوم کی نسبت خود فیصلہ کرتا ہے اور ہر ایک شئے کا اندازہ خود اپنی قدرت سے کرتا ہے زمین و آسمان مین بے انتہا تغیرات اسی کے مالکانہ تصرف سے ہوتے مین حیات اور نصرت کے اسباب جس طرح اور جسقدر وہ چاہتا ہے آپ ہی اپنے تصرف سے پیدا کرتا ہے ہر قوم اور ہر زمانہ کے تغیر حالات پر جدید سامان اسی کے دست قدرت سے ظاہر ہوتے مین سوائے اسکے اور کوئی نہین ہے جو انسانون کی ضرورت پیش آمدہ سامان مہیا کر دینے کا متکفل ہو سکے در اصل اس کے سلسلہ نبوت مین کوئی بھی تغیر نہین ہوتا قومون کے حالات اپنی ترقی و تنزل مین اپنے اپنے وقت اور زمانہ کی مناسبت سے اس کے اسی کلام کے نزول کا باعث ٹھیر جاتے مین جس کے وہ لائق ہوتے مین۔ اسیطرح نزول قرآن کریم کے وقت اہل زمین کی طبائع جس آسمانی امر کی مستحق تھین وہی امر انکے لئے نازل کیا گیا اپنے رسول کے ذریعہ سے اپنا کلام نازل کرکے خدا تعالی نے اس تقاضے کو پورا کیا کل زمین کے رہنے والون کیلئے کامل شریعت نازل کی گئی یہ راز ہے اس آیت مین جسکو مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا مین بیان کیا گیا ہے اس آیت کی پہلی آیت ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے یہود اور نصاری اسلام اور اسکی ترقی کو دیکھکر اندر ہی اندر کڑہتے تھے اور یہود اپنی بداعمالیون اور سیہ کاریون کیوجہ سے مغضوب قوم ہو چکی تھی اسلئے اللہ تعالی اس آیت مین نبوت کو بنی اسماعیل مین منتقل فرماتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفون کے انجام کی زبردست پیشگوئی کرتا ہے چنانچہ دیکھ لو پیشگوئی کس زور کے ساتھ پوری ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مین چار قومین تھین مشرکین عرب۔ یہود و عیسائی مجوسی۔ اب دیکھو مکہ کے مشرکون کا کیسا نام و نشان مٹا دیا گیا نَنْسَخْ اَوْ نُنْسِهَا کا اس سے بڑھکر اور ثبوت مل سکتا ہے؟ عیسائیون کی کتاب تک کا بھی پتہ نہیں ملتا کہ کس زبان مین تھی اس پیشگوئی کا بہت بڑا حصہ جو عیسائیون کے متعلق تھی مسیح موعود کے زمانہ سے ہی وابستہ تھا کیونکہ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا زمانہ تھا اس کا نظارہ اب دیکھ لو۔ اور یورپ کے کلیسیائی اخبارون کو پڑھکر دیکھو کہ وہ عیسویت کی حالت زار پر کسطرح نوحہ زن مین اور انہون نے صاف الفاظ مین تسلیم کر لیا ہے کہ اگر یورپ اور امریکہ کو عیسائی رکھنا منظور ہے تو اس طرز استدلال کا معقول جواب دو جو مرزا غلام احمد مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے پیدا کیا ہے۔

یہود اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا ہے وہ بیچارے تو کسی شمار مین رہے ہی نہین۔

غرض

جس آیت کو آپ مورد اعتراض ٹھیراتے مین وہ تو اسلام کی بنا محکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زبردست نشان اور عیسویت اور یہودیت کے ابطال اور نسخ کے لئے کارگر حربہ ہے۔

رہا حجر اسود کا سوال وہ بھی ہے تفصیل کلیۃ حجر اسود بھی ایک آیۃ اللہ ہے اور تعجب ہے کہ آپ عیسائی ہوکر اس راز کو نہین سمجھتے۔

اسکی فلسفی او حقیقت کا بیان کر دینا میرا کام ہی سعادتمند فائدہ اٹھائین گے اور کوتاہ اندیش معترض جو تعصب تاریک دل رکھتا ہے اور عداوت کے غبار سے جس کا دماغ ناکارہ ہو چکا ہے وہ اسپر بھی ہنسی اڑائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ بہت مدت سی تصویری زبان کا دنیا مین رواج تھا اور اب بھی ہے مجھے امید ہے کہ میرے اس دعوے مین کسیکو انکار نہ ہوگا۔ اور اگر کسی کو ہو تو سری رامچندر جی اور شیو جی کے تصویری قصص ہندؤن کے پاس خصوصا ہند کے قدیم مصورون کے پاس موجود مین دیکھ لے) رومی سکندر جسکو دانیال نے ذوالقرنین ایک سینگ کا بکرا خواب مین دیکھا ہے۔ دیکھو دانیال باب ۸) اور دارا ایرانی بادشاہ کی تصویری زبان مین (گفتگو) عام نظمون مین موجود ہے پڑھ لو۔ اس تصویری زبان کی کتابین اور اخبارات ہند مین کثرت موجود مین۔ تصویری زبان ان بلاد مین جہان تعلیم کا کم رواج ہوتا ہے یا بالکل نہین ہوتا۔ زیادہ تر استعمال کیجاتی ہے۔ بلکہ اکثر تصویری زبان بہ نسبت تحریری کے زیادہ قوی ہوا کرتی ہے۔ اسی واسطے یادگارون کو عمارات اور نشانات اکثر تصویری تحریر مین ادا کرتے مین عیسائی جنکے بہروسہ پر آپ اسلام پر معترض بن بیٹھے مین۔ اور اس زمانہ مین جس قوم کے اطوار نیو فیشن لوگون کے نزدیک آسمانی کتب سے بڑھکر مستحکم اور قابل اتباع نظر آتے مین وہ قوم تصویری زبان کی کیسی قایل مین کہ ان کے اخبار جنہین گرافک کہتے مین تصویری زبان مین شایع ہوتے مین۔ یہود مین ایک پولا بانسے کی رسم تھی۔ جس کا ذکر احبار ۲۱ باب ۱۸ مین ہے۔ عیسائیون نے اس کو بھی کاجی اٹھنا یقین کیا۔ قرنتی اباب ۱۵ باب ۲۰ یوشع بن نون نے یردن سے گذرتے وقت بارہ پتھر اٹھائے۔ یوشع باب ۴ وہ بقول عیسائیون کے بارہ حواریون کی پیشگوئی تھی یہود اور عیسائی غیر قومون کو اور بعض خواص کو پتھر کہتے تھے۔ ان کا محاورہ تھا پطرس کو پتھر اسی واسطے کہا کہ کلیسیا کے لئے وہ کونے کا پتھر ہوا۔ ان باتون پر غور کرو۔

اب اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ کتب مقدسہ مین ایک پیشگوئی بہ نسبت حضرت خاتم الانبیاء اصفی الاصفیا بہت زور سے مندرج تھی۔ دیکھو لوقا ۲۰ باب ۱۷ و ۱۸۔ وہ پتھر جسے راجگیرون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا اور دیکھو زبور ۱۱۸ - ۲۲۔ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہے۔ متی باب ۲۱ ایت ۴۲ و ۴۴۔ غرض یہ ایک بشارت ہے جو کہ کتب مقدسہ مین مندرج ہے اسی بشارت اور اسی پیشین گوئی کے اظہار و تصدیق کے لئے مکہ معظمہ کی بڑی عبادت گاہ مین بطور تصویری زبان کے حجر اسود کو نے پر رکہا گیا تھا محمد یونسی پہلے سالہا سال سے یہ پتھر ابراہیمی عبادت گاہ کے کونے پر منصوب تھا۔ اور عرب کے لوگ اسے چومتے اور اس سے ہاتھ ملاتے گویا قدیم زمانے مین ہی عرب کے پہلے یہ نقرہ تصویری طور پر مکہ معظمہ کی مقدس مسجد پر لکہا تھا کہ اس شہر مین وہ کونے کا پتھر جسے یہود اور عیسائی رد کرین گے ظاہر ہوگا جس کا ذکر مقدسہ کتب مین موجود ہے۔ اور روحانی طور پر یون کہا جائے گا کہ نبوت اور رسالت کی عظیم الشان اور مستحکم عمارت جو انبیاء اور رسولون کے وجود باوجود سے تیار ہوئی ہے۔ اس مین رسالت مآب کی گرامی ذات کونے کی آخری اینٹ ہے جن سے وہ عمارت پوری ہوئی ان کی بیعت رحمن کی بیعت اور ان کی اطاعت رحمن کی اطاعت ہے۔ کیونکہ جو کچھ وہ بولے الہی بلانے سے بولے۔ حضرت رسالت مآب نے بھی یہی تفسیر فرمائی ہے۔ دیکھو مشکوٰۃ وغیرہ۔

مثلی ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه وترك منه موضع اللبنة الى ان قال فكنت انا سددت موضع اللبنة وفي رواية فانا تلك اللبنة

ترجمہ۔ میری اور دوسرے نبیون کی مثال اس محل کی ہے کہ وہ بہت خوبصورت بنایا گیا اور ایک اینٹ کی جگہ اس مین خالی رکھی گئی مین وہی اینٹ ہون۔

کیسی صاف اور واضح صداقت ہے۔ اللہ تعالے کا شکر ہے جہان عدو ذلت چینی کے لئے انگلی رکھتا ہے وہین سے معارف کا خزانہ نکل آتا ہے۔ اگر مخالف خردہ گیری نہ کرتے تو یہ صداقتین دنیا پر کیونکر ظاہر ہوتین۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ۔

مین سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب کے اعتراضون کی جواب کافی طور پر دئیے جا چکے مین اور اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت اس پر کچھ حاجت نہین۔ خدا کرے کہ وہ ان سے فائدہ اٹھائین۔

اس کے بعد اس ڈاکٹر برخوردار نے کئے ہوئے بعض اعتراضات حضرت حکیم الامۃ کے پاس پہونچے تھے حضرت حکیم الامۃ نے ان کا جو نہایت ہی مختصر جواب بطور اجمال دیا ہے مین اسپر ستہ ادکرکے انشاء اللہ کسی قریب کی اشاعت مین درج کرونگا

ایڈیٹر۔

قومی ضروریات اور قومی کالم

شیرازہ قوم

قومون کے بلنے اور بگڑنے کا دراصل ایک ہی راز اور **اصل** ہے جو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کی تہین مرکوز ہے۔ یہہ جدا امر ہے کہ کوئی **قوم** اس راز کو سمجھنے کی کوشش نکرے یا امتداد زمانہ کے باعث یہی اصل کسی اور رنگ اور طرز مین کسی قوم کے سامنے پیش ہؤا ہو اور اسنے عملی طور پر اسے اپنا رہنما قرار دے لیا ہو۔ مگر اس مین کوئی کلام اور شبہ کی گنجائش نہین ہے کہ قومی **صعود** اور **نزول** کی علامتی اس آیت کے اندر موجود ہے چنانچہ ۱۸۹۷ء کی آخری سہ ماہی مین جب الحکم کے اجرا کا خیال میرے دلمین پیدا ہوا۔ تو مجھے الحکم کی پیشانی پر ایک **زرین اصل** لکھنے کی فکر ہوئی۔ اوسوقت یہی آیت میرے دل مین گذری جو آجتک الحکم کی پیشانی پر ہمیشہ شائع ہوتی ہے۔ یہی آیت شریفہ ایک دوسرے وقت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی **وحی** ہوئی جو ظاہر کرتی ہے کہ **قومی ترقی** ایک خاص قسم کی تبدیلی کو چاہتی ہے جبتک وہ تبدیلی ہمارے اندر پیدا نہ ہوگی خدا تعالے کی تائید ونصرت نازل ہوکر ہمین اٹھا نہین سکتی۔ اور اس قعر مذلت سے نکلنا ہمارے لئے امر دشوار ہے۔

مسلمانون مین خواہ وہ ربع مسکون کے کسی حصہ مین رہتے ہین اس زمانہ مین اس سوال کا پیدا ہونا کہ کیا وجہ ہے کہ **مسلمان پستی کیطرف جا رہے ہین؟** ان لوگون کے لئے جو سوچنے والا **دل** اور فکر کرنے والا دماغ رکھتے ہین قابل قدر سوال ہے اس سوال کا پیدا ہونا صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ مسلمانون کی حالت علمی ہو یا عملی سیاسی ہو یا اخلاقی مذہبی ہو یا مجلسی ہر پہلو سے گری ہوئی ہے۔ اس سوال کے کچھہ ہی جواب دئے گئے ہون اور ممکن ہو وہ اپنے اپنے مقام پر صحیح ہی ہون لیکن میرا روئے سخن اسوقت اس قوم اور جماعت کیطرف ہے جو اس سوال کا جواب یہ سمجھتی اور تسلیم کرتی ہے کہ مسلمانون کی یہ حالت محض اسوجہ سے ہے کہ

انہون نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے

اور یہ نشان اور علامت تہی اس امر کی کہ وہ وقت ہوگا جبکہ خدا تعالے کا برگزیدہ بندہ مسیح موعود **شہزادۂ امن** ہوکر آئیگا چنانچہ تسلیم کرنے والون نے آچکا اور **دیکھنے والون** نے اسے **سننے والون** نے اسکی بابت سنتا

سنت اللہ کے موافق مسیح موعود کے **پیغام** کا سعادتمندون اور صاف دل لوگون نے **لبیک** کہہ کر جواب دیا اور آمنا فاکتبنا مع الشاھدین کہہ کر ساتہہ ہو لئے لیکن جنکو سعادت نے مدد ندی اور تعصب اور عداوت کے تاریک غبار نے جنکی عقلون اور فکرون کو صحیح نتائج پر پہونچنے سے روک دیا انہون نے خدا کے اس مرسل اور مہدی کو ضال مضل اور مفتری کہا۔ ایسے لوگون کے مقابلہ کی نہ ہمین ضرورت نہ خواہش ہے اسلئے کہ اس مرسل کے مکذب اور اسکو دکہہ دینے والے اسکی تکذیب نہین کرتے بلکہ وہ اسکی تکذیب کر رہے ہین جسنے اسکو بہیجا ہے اسلئے یہہ تو اسی **غیور** خدا کا کام ہے جو اپنی جلالی نشانون اور قہری تجلیون سے اپنے بندہ کی سچائی کو ثابت کرے۔ پس اس فکر سے الگ ہوکر ایک اور **ضروری کام** ہے جسکے فکر مین ہم سب کو لگ جانا چاہئے۔ اور وہ ہے وہی **شیرازۂ قوم** کی درستی اور اصلاح۔ مسلمان جو دنیا مین اپنی **اخوت** کے لحاظ سے ایک زبردست قوم سمجھی اور مانی گئی تہی اسلام جسکی پہلی برکت دنیا پر یہ ظاہر ہوئی تھی کہ اسنے ہر ایک قسم کے نفاق اور شقاق انگیز امتیازون کو اٹھا کر **نوع** انسان کی حقیقی بہلائی کی سطح پر مسلمانون کو کھڑا کیا تہا۔ جسنے عرب جیسی متکبر اور اکھڑ **قوم** کو **فاصبحتم بنعمتہ اخوانا** کا مصداق بنا دیا تہا۔ اسوقت مسلمان کہلاکر اور اسلام اپنا مذہب کہکر ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہو رہے ہین ایسی صورت مین **قومی ترقی** قومی ادبار سے نجات ناممکن اور محض ناممکن ہے جبتک وہی حالت وہی روح قوم کے اندر پیدا نہو ہو نہین سکتا کہ مسلمان فلاح اور فوز عظیم کے وارث ہون۔

اتفاق! اتفاق!! کی پکار تو ہر طرف سے ہو رہی ہے اور سب سمجھتے اور یقین کرتے ہین کہ اسی کے ذریعہ سے کچھہ ہوگا اگر ہوگا مگر افسوس یہہ ہے کہ اس نسخہ کو تو سب جانتے ہین مگر یہ **اتفاق** تو ترکیبی حالت کے نتیجہ کا نام ہے اسکے اجزا اور اسکی ترکیب سے یا تو محض ناواقف ہین اور یا اگر واقف ہین تو وہ ایسے کاہل اور سست ہین کہ مرکب کر نہین سکتے۔

لیکن مین اپنی جگہ یہہ سمجہہ کر کہ یہہ لوگ اس نسخہ کی ترکیب سے محض ناواقف ہین یہہ بتانا چاہتا ہون کہ وہ اتفاق وہ اخوت وہ یکتائی اور وحدت کی روح جو ساری کامیابیون کی جڑ اور ساری ترقیون کی اصل ہے وہ کسی قوم مین کامل طور پر کبھی پیدا نہین ہوسکتی جبتک وہ ایک **حکم** اور **امام** کے سامنے اپنا سر تسلیم نہ جہکا دین۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی ایک کامل نظیر ہین۔

پس

اسوقت وہ قوم جسکو خدا تعالے کے فضل وکرم سے وہی موقع مل گیا ہے کہ انہون نے خدا تعالے کے برگزیدہ مرسل اور مہدی کو اپنا امام تسلیم کر لیا ہے اور اسکے ہاتہہ پر توبہ کرکے یہہ عہد کر لیا ہے کہ **ہم دین کو دنیا پر مقدم کرین گے**۔ انکا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرین جو خدا تعالے چاہتا ہے۔

دنیا مین رہ کر انکی ضرورتین مختلف ہین ان ضرورتون کے پورا ہونے کے اسباب اور ان اسباب کے حصول کے ذرائع ان ذرائع کے بہم پہونچنے پر نتائج کا نکلنا مختلف ہے۔ یہہ ناممکن ہے کہ ایک ہی ذریعہ تمام امور کے سرانجام دینے کے لئے کافی ہو ہان یہ بالکل درست اور صحیح ہے کہ بعض اصول ایسے ہین کہ وہ کسی ذریعہ اور سبب سے کسی صورت مین الگ نہین ہوسکتا۔

مثلاً ضروریات روزمرہ کے بہم پہونچانے کے واسطے کسی ذریعہ کا اختیار کرنا تو ضروری ہے لیکن رعایت تقوی اسمین بہی بطور اصل ہے یا مختلف قسم کے لوگون سے واسطہ اور تعلق ہونے کی وجہ سے مختلف امور پیش آتے ہین مگر تقوی کی نگہداشت وہان بہی الگ نہین ہوسکتی مختصر الفاظ مین اس اصل کو یون بیان کرسکتے ہین کہ ہماری ہر حرکت وسکون اخلاص اور صواب کے ماتحت ہو۔

اسلام کوئی ایسا مذہب نہین جو رہبانیت سکہاتا ہو۔ بلکہ وہ تو تخت شاہی پر بہی کامل درویشی کا نظارہ دکہا سکتا ہے۔ اور درویش غریب مصیبت زدہ کو بادشاہ کیطرح خوش وخورم رکہنا چاہتا ہے۔ کیا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خاقان جہان ہوکر الفقر فخری کہنے والے نتہے؟ غرض یہ غلطی ہے جو یہہ سمجہتے ہین کہ اسلام اور دنیا ایک جا جمع نہین ہوسکتے اس لمبی تمہید اور تحریر سے میری غرض صرف یہ ہے کہ خدا تعالے نے اسوقت ایک سلسلہ قایم کیا ہے اور ہم لوگون کو جو **احمدی** کہلاتے ہین اس مین داخل ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے خدا تعالے نے ارادہ کیا ہے کہ **ایک قوم** بناوے جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی مصداق ہو وہ قوم یہی احمدی قوم ہوگی۔ پس اس قوم کو من حیث القوم **قومی ضروریات** ہین اسلئے اس کی تمدن مین بہت سارے ایسے امور ہین جنکی اصلاح کی ضرورت ہے مین چاہتا ہون کہ ہم لوگ ان ضروریات پر غور کرنے کے لئے اپنا وقت صرف کرین اور جو باتین مفید اور ضروری ہون اپنے کاربند ہونے کی فکر

میرا یہہ بہی خیال ہے کہ ایسی تجاویز کا پیش کرنا ان لوگون کا کام ہے جو قلم کے ذریعہ خدمت قوم کرنا چاہتے ہین + ایسے امور کا انصرام خود ہمارے اپنے ہاتھون مین ہے حضرت حجۃ اللہ کے گرامی قدر اوقات کو اس طرف متوجہ کرنے کی حاجت نہین ہان یہ ضروری ہوگا کہ جب کوئی مفید بات فیصلہ ہوکر بطور دستور العمل قرار دیجاوے وہ اعلےٰ حضرت کے حضور پیش ہوکر دستور العمل قرار پاوے۔ مین نے ارادہ کیا ہے کہ مستقل مضامین کے ذریعہ قوم کو ضروریات قوم سے آگاہ کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤن اور یہ مضمون اس سلسلہ مضامین مین سے پہلا مضمون ہے + پس مین آج اس سلسلہ کو ایک ضروری تحریک کے ساتہہ شروع کرتا ہون۔ اور ہر جگہہ کی **احمدی** جماعت کے سرگرم احباب کو خدا تعالے کی **قسم** دیکر کہتا ہون کہ وہ اس **تحریک** کو مفید سمجہتے ہین تو اسپر عمل کرنے کے لئے طیار ہو جائین۔ اور اگر غیر ضروری اور غیر مفید خیال کرتے ہین تو قومی پرچون مین اس سے بہتر تجویز پیش کرین۔ وہ تحریک یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ مین **قومی ضروریات** کو قوم کے سامنے پیش کرون یہ ضروری امر ہے کہ قوم کا ایک وجود مشخص ہو جاوے۔ اپنی اپنی جگہ ہم سب سمجہتے اور یقین کرتے ہین کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مین اسوقت تین لاکہہ کے قریب زن ومرد بچے شامل ہین۔ ہر چند یہہ تعداد قرائن قویہ پر تسلیم کی گئی ہے اور کچھہ شک نہین کہ یہہ تعداد صحیح ہے مگر پھر بھی تحریری طور پر ہمارے پاس کوئی اصل نہین ہے اسلئے مین یہ تجویز پیش کرتا ہون کہ فی الحال صرف پنجاب کے احمدیون کی ایک مکمل فہرست طیار ہو جاوے اور اسکے لئے یہ انتظام کیا جاوے کہ **ضلع وار** ایک جنرل کمیٹی قرار دیجاوے اور وہ کمیٹی اپنے ماتحت تحصیل وار کمیٹیان قایم کرے۔ ہر ایک تحصیلی کمیٹی اپنے اپنے ملحقہ دیہات کی فردین طیار کرکے اپنے ضلع کی کمیٹی کے پاس بہیجدے۔ اور ضلع وار کمیٹیان اپنے اپنے ضلع کی مکمل فردین جنرل کمیٹی جو قادیان دارالامان مین قرار پائے بہیجدے۔

اسی طریق پر ہندوستان کے دوسرے صوبون کے متعلق عمل درآمد کیا جاوے سب سے پہلے اس کام کو کرنا چاہئے جب یہہ انتظام مکمل ہو جاوے اسکے بعد دوسرے **ضروری امور جو قومی بہلائی** اور **قومی ضروریات پر مشتمل ہین پیش کئے جاوینگے**۔

میری اپنی رائے مین مندرجہ ذیل اشخاص اس کام کے اہل ہین اگر وہ خدا کے لئے اس فرض کو اپنے ذمہ لین تو بہت سے مفید نتائج اس تجویز سے نکلین گے اور وہ بہت بڑے ثواب کے مستحق ہونگے۔

مین نے اس تجویز کو محض اخبار ہی مین نہ رہنے کے خیال سے ان بزرگون کے نام مطبوعہ خطوط بھی بہیجے ہین تاکہ وہ جوابدین

دیا اس کام میں وہ کہاں تک حصہ لے سکیں گے۔

۱۔ ضلع گوجرانوالہ۔ میاں جمال الدین صاحب
" سیکھوانی۔
۲۔ امرتسر۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر
۳۔ دہلی۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی حویلی کابلی مل۔
۴۔ گوجرانوالہ۔ منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس۔
۵۔ سیالکوٹ۔ چودہری مولا بخش صاحب سکرٹری
" انجمن فرقانیہ۔
۶۔ گجرات۔ منشی نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات۔
۷۔ جہلم۔ مولوی برہان الدین صاحب
۸۔ پشاور۔ مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار
۹۔ ڈیرہ غازیخان۔ مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے
۱۰۔ ضلع جالندھر۔ میاں رحمت اللہ صاحب سبزی فروش نبگہ
۱۱۔ مونگہیر۔ چودہری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ
۱۲۔ لودہانہ۔ قاضی خواجہ علی صاحب ٹہیکہ دار شکرم ایجنسی
۱۳۔ انبالہ۔ چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر
۱۴۔ دہلی۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب۔
۱۵۔ ریاست کپورتہلہ۔ منشی عبد المجید خانصاحب
" افسر بگھی خانہ۔
۱۶۔ ریاست پٹیالہ۔ منشی نواب خانصاحب ثاقب۔
۱۷۔ ملتان۔ میاں محمد بخش ولد احمد دین چھاپہ گر
۱۸۔ راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب
۱۹۔ جموں۔ خلیفہ نور الدین صاحب۔
۲۰۔ کشمیر۔ مولوی عبد اللہ صاحب
۲۱۔ ہزارہ۔ مولوی محمد یمین صاحب
۲۲۔ کانگڑہ۔ مولوی ذریبہ الدین صاحب
۲۳۔ میانوالی۔ مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے
۲۴۔ شیخوپورہ (زمیندہ) بابو غلام محمد صاحب بی۔ اے
۲۵۔ جھنگ۔ لائلپور۔ بابو غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر
۲۶۔ منٹگمری۔ مولوی عبد الحق صاحب سید والہ۔
۲۷۔ ڈیرہ غازیخان۔ قاضی محمد اسماعیل صاحب بہاڑپور
۲۸۔ ریاست پٹیالہ۔ مولوی عبد اللہ خانصاحب
" مہندر کالج۔
۲۹۔ ریاست منگرور۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب
" " سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

بعض اضلاع ایسے ہیں جنکا نام مینے نہیں لکہا اسلئے وہان کے بھائیوں میں جو اس خدمت کے لئے آمادہ ہو وہ اطلاع دے۔

جسوقت یہ بزرگ کام کرنے کے لئے آمادہ ہونگے اسوقت میں انکی اطلاع آنے پر اس مطلب کے نقشے سردست اپنے خرچ سے چہپوا کر دونگا جو بعد میں ان تقسیم شدہ ضلعوں کی کمیٹیوں کو ادا کرنا ہوگا۔

اور بطور حصہ رسدی اس خرچ میں مین بہی شریک ہو جاؤنگا۔

وہ لوگ اپنے اپنے طور پر اپنے ماتحت تحصیلوار کمیٹیاں مقرر کر کے ان فہرستوں کو مکمل کرا کے میرے پاس بہیجدیں + اس تکمیل کے بعد جو مفید امور ہیں انشاء اللہ پیش کرونگا۔ وہ وہی امور ہونگے جو بزرگان ملت کے مشورے اور دستخط سے میں شائع کرونگا +

اس تجویز کو بہی مینے بزرگان ملت کے حضور پیش کر دیا ہے اور اسپر انکی مختصر رائے بہر درج کر دی جاویگی۔

خدا تعالےٰ قوم کے ان بزرگون کو اس قومی خدمت کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

آمین

ہماری شادیاں کیسے ہوں!

اگرچہ مندرجہ بالا مضمون ان مضامین کے سلسلے میں ایک مضمون ہوگا جو ابہی آپ پڑہ چکے ہیں لیکن اس مضمون پر لکہنے کی تحریک سردست مجہے ایک شادی کی تقریب کی وجہ سے ہوئی جو ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر باغ مین (جہاں آجکل حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مقیم ہیں) پیش آئی

حضرت حجۃ اللہ کی یون تو ہر ادا ہر حرکت و سکون آپ کی صداقت۔ راستبازی۔ اور منجانب اللہ ہونے پر زبردست شہادت ہے مگر ہمارے رسم و رواج مین جو حیرت انگیز انقلاب اور تبدیلی آپ کے باوجود وجود سے ہوئی ہے وہ ایک زندہ ثبوت اس امر کا ہے کہ آپ خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے **اصلاح امت** کے لئے مامور ہو کر آتے ہیں۔

مین دیکہتا ہوں کہ انڈیا کی ساری قوموں مین شادی و غمی کی تقریبوں پر مسرفانہ مصارف اور بے جا رسوم سے قوموں کو نجات دینے کی تحریک انکے ریفارمر کر رہے ہیں لیکن باوجود اسقدر مساعی اور تگ و دو کے وہ ابتک اس قابل نہیں ہوئے کہ فخر کے ساتہہ اس امر کا اظہار کر سکیں کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔

خود مسلمانوں میں صیغہ اصلاح ایک خاص مجلس قرار دی گئی ہے جو ایسے کاموں کے لئے رسالہ شائع کرتی اور عہدے لے کر ممبر بناتی ہے۔ لیکن اگر صیغہ اصلاح کے ممبر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان تقریبوں کو دیکہیں تو اپنے لئے اس سلسلہ کو اس پہلو کے لحاظ سے دنیا میں لانظیر نعمت تصور کریں۔ مگر مین دیکہتا ہوں کہ چشم عداوت انہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ اس سے دور ہی رہیں یہی وجہ ہے جو مین یقین کرتا ہوں کہ ان کے اصلاحی ادعا محض نمائشی اور شہرت طلبی کے ذریعے ہیں ورنہ اگر کوئی اور پہلو انہیں اس سلسلہ میں سردست تسلی بخش نظر نہیں آتا تہا تو کم از کم اپنے مذاق پر وہ اسی حیثیت سے دیکہتے۔ بہر حال میں جب اسی قسم کی تقریبوں کو دیکہتا ہوں تو میرا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بیش از بیش ترقی کرتا ہے کیونکہ اس آمد سے ہم نے

ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم

کا صحیح نظارہ دیکہا۔ یعنے وہ اپنے متبعین کے ان بوجہوں اور طوقوں کو اتار پہینکتا ہے جو انپر تہے یہ طوق اور بوجہ یہی رسومات بد اور مسرفانہ مصارف ہی تو ہوتے ہیں جنکے بغیر دنیا دار سمجہتے ہیں کہ ہماری ناک کٹ جائے گی۔

غرض

۲۱ مئی ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر ایسا ہی ایک موقع ازدیاد ایمان کا پیش آیا۔ یہ شادی عجیب و غریب تہی اسلئے کہ دلہا اور دلہن میں سے کوئی بہی یہاں موجود نہ تہا بلکہ انکے جائز ورثا میں سے بہی کوئی نہ تہا۔

یہ تقریب نکاح اس اجازت نامہ کے ذریعہ عمل میں آئی جو لڑکی اور لڑکے کے ورثاء کیطرف سے تحریری طور پر آچکے تہے اور مجلس نکاح میں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب لڑکوں کی طرف سے اور جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لڑکیوں کی طرف سے وکیل تہے۔ خطبہ نکاح حسب معمول حضرت حکیم الامتہ نے پڑہا۔

یہ شادیاں سیالکوٹ کے ایک مشہور و معروف معزز خاندان سادات کی تہیں یعنے جناب میر حامد شاہ صاحب کے دو صاحبزادوں محمد اور عبد الحمید کا علے الترتیب رفعت اور مریم سید خصلیت علیشاہ صاحب مرحوم کی صاحبزادیوں سے ہوا۔ اور میر محمود شاہ صاحب مرحوم (جو میر حامد شاہ صاحب کے بہائی اور حضرت اقدس کے ایک مخلص خادم تہے) کے صاحبزادہ کا نکاح فضیلت دختر سید خصلیت علیشاہ صاحب مرحوم کے ساتہہ ہوا + میر حامد شاہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت سیالکوٹ کے ایک درخشندہ نمونہ ہیں انکی سیرۃ میں انبیاء علیہم السلام کی سیرۃ کا نمونہ پایا جاتا ہے ایسا ہی سید خصلیت علی شاہ صاحب مرحوم بہی حضرت اقدس کے جان نثار عاشق تہے حضرت مسیح موعود سے انکو اعلےٰ درجہ کا اخلاص تہا۔ **الغرض** یہ مبارک تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شمولیت سے باغ میں ادا ہوئی حضرت حکیم الامتہ نے خطبہ نکاح پڑہا اور اس میں نہایت دردِ دل سے ظاہر کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہمارے بہائی اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو حضرت امام کے حضور قربان کرتے۔ یعنے اس قسم کے تعلقات آپکے مشورہ اور منشاء کے موافق ہوتے مگر افسوس ہے کہ لوگ اپنی تجویزوں کو مقدم کر لیتے ہیں + تاہم جو مخلص احباب ہیں انکی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ یہ پاک تقریب حضرت مسیح موعود کے حضور عمل میں آئے تاکہ انکی دعائیں عمدہ نتائج پیدا کرنے والی ہوں۔

مین امید کرتا ہوں کہ حضرت حکیم الامتہ کی اس تقریر سے وہ لوگ جو اس جلسہ نکاح میں موجود تہے ضرور متاثر ہوئے ہونگے اسی اثر کی وجہ سے مین چاہتا ہوں کہ ہمارے بیرونی احباب بہی ان باتوں کی قدر کریں اور اس ضرورت کو محسوس کریں میں ایکبار زیادہ مرتبہ الحکم کے ذریعہ اس امر پر اپنے ناظرین کو توجہ دلا چکا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ رشتہ مبارک ہوں انمیں خیر و برکت پیدا ہو وہ قوم کے لئے ایک عمدہ نمونہ اور باعث ہوں تو میری اپنی رائے میں تو ہر شخص کو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ یا اجازت کے بغیر خود بخود تجویزیں کر لینی حرام سمجہہ لینی چاہئیں۔ اور چونکہ حضرت اقدس سردست ان معاملات میں دخل دینا پسند نہیں فرماتے اسلئے ان معاملات کو کلیۃً حضرت حکیم الامتہ اور مخدوم الملتہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی رائے پر چہوڑ دینا چاہئے۔ جہاں اور جسکے لئے یہ بزرگ تجویز کر دیں اسے **مبارک** یقین کیا جاوے۔ کیونکہ ان سے بہتر امین اور خیر خواہ ملنا ناممکن ہے + لیکن یہ یاد رکہیں کہ یہ بزرگ بہی ان معاملات مین اسوقت دخل دینے کو آمادہ ہونگے جب ہم لوگ اپنی رایوں اور تجویزوں کو قطعاً چہوڑ کر انکے سامنے عرض حال کریں اور بہ شرح صدر سے انکی تجویز کو تسلیم کریں۔

مین یقیناً کہتا ہوں کہ قوم میں طیبت پیدا کرنے کے واسطے یہ سب سے زیادہ ضروری امر ہے۔ اور افسوس سے دیکہا جاتا ہے کہ قوم اسکی طرف سے غافل ہے ہماری آئندہ نسلوں کی اصلاح کیلئے یہ سوال بہت ہی قابل غور ہے۔

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں مینے حضرت اقدس کے ایک اشتہار کے حوالہ سے دکہایا تہا کہ حضرت اقدس اس شخص کو اپنی جماعت سے الگ قرار دیتے ہیں جو احمدی ہو کر بہی اپنے رشتہ ناطے غیر احمدیوں سے کرے خصوصاً وہ شخص جو غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں دے۔ البتہ ان کی لڑکیاں لے لینے میں حرج نہیں ہے۔

پس تمام احمدیوں کو سچے دل سے یہ عزم اور عہد کر لینا چاہئے + اس سوال پر بحث کرنے کے لئے مجہے مولوی غلام نبی صاحب مدرس پور سیران نے بڑے زور سے توجہ دلائی ہے انہوں نے یہ بہی ذکر کیا ہے کہ کیا تین لاکہہ کی جماعت میں شیخ غلام احمد صاحب نومسلم اور میاں رحمت اللہ صاحب احمدی بنگہ کیلئے ایک بہی لڑکی نہیں ہے؟ فی الحقیقت انکا یہ جملہ قوم کیلئے بہت غور کے قابل ہے مولوی غلام نبی صاحب لکہتے ہیں کہ اگر قوم اسلامی اخوت کا لحاظ کرتی ہے تو یہ ناممکن ہے کہ دو لڑکیاں بہی ساری جماعت میں قابل نکاح نہ ملیں + میں اسپر مفصل مضمون الحکم کی کسی آئندہ اشاعت میں لکہونگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ فی الحال یہ تذکرہ ضمناً آگیا۔

حضرت حجۃ اللہ کی آخری تقریر جلسہ الوداع کی تقریب پر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

چہارم

تیسرا کمال شہدا کا ہے۔ عام لوگ تو شہید یہ کسی نے تنا ہی سمجھتے ہیں کہ شہید وہ ہوتا ہے جو تیر یا بندوق سے مارا جاوے یا کسی اور اتفاقی موت سے مرجاوے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہادت کا یہی مقام نہیں ہے میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سرحد کے پٹھانوں کو یہ بھی ایک غلط سبق سکھایا ہوا ہے کہ وہ انگریز افسروں پر آکر حملے کرتے ہیں اور اپنی شوریدہ سری سے اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اگر ہم کسی کافر یا غیر مذہب والے کو ہلاک کر دیں گے تو ہم **غازی** ہوں گے اور اگر مارے جاویں گے تو **شہید** ہوں گے مجھے ان **کمینہ فطرت** ملانوں پر بھی افسوس ہے جو ان شوریدہ سر پٹھانوں کو [illegible] ہیں اور انہیں نہیں بتلاتے کہ تم اگر کسی شخص کو بلا وجہ قتل کرتے ہو تو غازی نہیں **ظالم** ٹھیرتے ہو اور اگر وہاں ہلاک ہو جاتے ہو تو **شہید** نہیں بلکہ **خودکشی کرکے حرام موت** مرتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ **لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ** وہ اپنے آپ کو خود ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور فساد کرتے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ **سخت** سزا کے مستوجب ہیں غرض عام لوگوں نے تو شہادت اتنی سمجھ رکھی ہے اور شہید کا یہی مقام ٹھیرا لیا ہے۔ مگر میرے نزدیک شہید کی حقیقت قطع نظر اس کے کہ اس کا جسم کاٹا جاوے کچھ اور ہی ہے اور وہ ایک **کیفیت** ہے جس کا **تعلق دل** سے ہے یاد رکھو کہ **صدیق** نبی سے ایک قرب رکھتا ہے اور وہ اس کے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے اور **شہید صدیق** کا ہمسایہ ہوتا ہے۔ نبی میں تو سارے کمالات ہوتے ہیں یعنے وہ صدیق بھی ہوتا ہے اور شہید بھی ہوتا ہے صالح بھی ہوتا ہے لیکن صدیق اور شہید ایک الگ مقام ہیں۔ اس بحث کی بھی حاجت نہیں کہ آیا صدیق شہید ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ تمام کمال جہاں ہر ایک امر خارق عادت اور معجزہ نما ہوتا ہے وہ [illegible] اپنے رتبہ اور درجہ کے لحاظ سے [illegible]۔

اسلئے اللہ تعالیٰ اسے ایسی **قوت عطا** کرتا ہے کہ جو عمدہ اعمال ہیں اور جو عمدہ اخلاق ہیں وہ [illegible] اصلی رنگ میں اس سے صادر ہوتے ہیں اور بلا تکلف صادر ہونے میں [illegible] اعمال صالحہ کے صدور کا [illegible] ہوتا ہے [illegible] طبیعت [illegible] ہو جاتے ہیں تکلف اسکی طبیعت میں نہیں رہتا۔ جیسے ایک سائل کسی شخص کے پاس آوے تو خواہ اس کے پاس کچھ ہو یا نہ ہو [illegible] دینا ہی پڑیگا اگر نہ دے تو [illegible] کے لحاظ سے مگر اس قسم کا تکلف شہید میں نہیں ہوتا۔

اور یہ قوت اور طاقت اسکی بڑھتی جاتی ہے جوں جوں بڑھتی ہے اسیقدر اسکی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے اور وہ بوجھ کا احساس نہیں کرتا مثلاً ہاتھی کے سر پر ایک چیونٹی ہو تو وہ اس کا کیا احساس کریگا۔ **فتوحات** میں اس مقام کی طرف اشارہ کرنے ایک لطیف بات لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب انسان کامل درجہ پر پہونچتا ہے تو اس کے لئے نماز ساقط ہو جاتی ہے جاہلوں نے اس سے یہ سمجھ لیا کہ نماز ہی معاف ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض بے قید فقیر کہتے ہیں ان کو اس مقام کی خبر نہیں اور اس لطیف نکتہ کی اطلاع نہیں اصل بات یہ ہے کہ ابتدائی مدارج سلوک میں نماز اور دوسرے اعمال صالحہ ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتے ہیں اور طبیعت میں ایک کسل اور تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن جب انسان خدا تعالیٰ سے قوت پاکر اس مقام شہید پر پہونچتا ہے تو اسکو ایسی طاقت اور استقامت دیجاتی ہے کہ اسے ان اعمال میں کوئی تکلیف محسوس ہی نہیں ہوتی گویا وہ ان اعمال پر سوار ہوتے ہیں۔ اور صوم، صلوٰۃ، زکوٰۃ، ہمدردی بنی نوع، مروت، فتوت۔ غرض تمام اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کا صدور قوت ایمانی سے ہوتا ہے۔ کوئی مصیبت، دکھ اور تکلیف خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانے سے اسے روک نہیں سکتی۔ شہید اسوقت کسی کو کہیں گے جب اسکی قوت ایمانی اس سے وہ فعل کرا دیتی ہے کہ آرام سے ان افعال کا صدور ہو۔ جیسے پانی اوپر سے نیچے کو گرتا ہے اسطرح شہید سے اعمال صالحہ کا صدور ہوتا ہے شہید اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا ہے اور اسکی طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے جب یہ مقام کامل درجہ پر پہونچے تو یہ ایک **نشان** ہوتا ہے۔ بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلا آجاوے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنے لگتے ہیں انکی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح کلی طور پر جو خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے اسکو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے تب اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے جب تک اسکی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا سا معاملہ ہے کبھی ایک دوست دوسرے دوست کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اسکو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ التزام خوشی اور انشراح صدر سے ہو نہ کہ مجبور ہو کر۔

خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الی الایۃ یعنے ہم آزماتے رہیں گے کبھی ڈرا کر کبھی بھوک سے کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کرکے ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل طیار کی اور یکایک اسے آگ لگی اور وہ تباہ ہوگئی یا اور امور کے لئے محنت مشقت کی نتیجہ میں ناکام رہ گیا غرض مختلف قسم کے ابتلا اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمایش ہے ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اسکی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا اولئک علیہم صلوٰت یعنے یہی وہ لوگ ہیں جنکے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑا ہی کریم، رحیم اور با مروت ہے جب کوئی اسکی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اسکی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اسکو اسکا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ غرض یہ تو وہ مقام اور مرحلہ ہے جہاں وہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے دوسرا مقام اور مرحلہ وہ ہے جو اس نے ادعونی استجب لکم میں فرمایا ہے یہاں وہ اسکی بات ماننے کا وعدہ فرماتا ہے۔ پس شہید اس پہلے مقام پر کھڑا ہوتا ہے یعنے انشراح صدر کے ساتھ اسکی بات مانتا ہے۔ وہ دوست کی ایلام کو بھی برنگ انعام مشاہدہ کرتا ہے۔

چوتھا درجہ صالحین کا ہے یہی جب کامل درجہ پر ہو تو ایک نشان اور معجزہ ہوتا **کامل صلاح** یہ ہے کہ کسی قسم کا کوئی بھی فساد باقی نہ رہے بدن صالح میں اسکی قسم کا کوئی خراب اور زہریلا مادہ نہیں ہوتا بلکہ صاف اور مؤید صحت مواد اسمیں ہوتا ہے اسوقت صالح کہلاتا ہے جب تک صالح نہیں لوازم صالح نہیں ہوتے [illegible] کڑوی معلوم ہوتی ہے اسی طرح جب تک صالح نہیں بنتا اور ہر قسم کے مواد ردیہ سے نہیں بچتا اور خراب مادے نہیں نکلتے اسوقت تک عبادات کڑوی معلوم ہوتی ہیں نماز میں جاتا ہے مگر اسے کوئی لذت اور سرور نہیں آتا وہ ٹکریں مار کر منحوس منہ سے سلام پھیر کر رخصت ہوتا ہے لیکن مزا اسوقت آتا ہے جب گندے مواد نکل جاتے ہیں تو انس اور ذوق شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور صلاح انسانی اسی درجہ سے شروع ہوتی ہے۔

(اب دعا کرو)

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرمائی۔

معجون دافع مرض گناہ

حیلے کے پھول صبر و شکر کے پھل — نیاز و عجز کی جڑ تخم کی کونپل
نہال صدق کی ڈالی سخا کے ورق — ادب کی چھال تخم حسن اخلاق
ریاضت کا اگر ہاون ہو ممکن — تو اسمیں کوٹ انکو رات اور دن
عرق اشک پشیمانی کا لے کر — کیا کر روز تو اسمیں اسے تر
کئی چلے یہی معمول کرے — پھر ان کو دیگچی میں دل کی بھر
اجاع شوق پر رکھ کر پکانا — رہے خامی تو جان اپنی جلانا
مناسب ہاتھ پنکھے کا بھی ساتھ — صفائے قلب کی صافی میں چھان
جو چھن کر صاف ہو جاوے وہ پانی — ملانا شکر شیریں زبانی
کہ یہ معجون کہانی ہے بڑی آنچ — محبت کی [illegible] آنچ
غرض جب ہو چکے معجون تیار — رہے نقصان نہ باقی کوئی زنہار
تو رکھنا حفظ کی ڈبیا میں بھر کے — سوائے اتقا سے سرد کر کے
جہاں تک تجربہ ہے [illegible] کھانا — کچھ اسکی قدر شربت پر زمانا
سفر ہوگا اندیشہ نہیں کچھ — ضرر اس کے نہیں بخشا کہیں کچھ
مواد فاسد عصیاں کے حق میں — نہیں مثل اسکا [illegible]
[illegible] ہوجائیگا درد معاصی — جو چاہے امتحان کر دیکھے عاصی
یہ نسخہ ہے نہایت آزمودہ — اطبا کے معارف کا ستودہ
کہا شبلی نے حضرت پاک اللہ — یہ نسخہ ہے کرامت بارک اللہ
یہ سن کر ہو گیا غائب وہ مجنون — یہ آئے شیخ شبلی [illegible]

(تہذیب النسوان)

ضروری عرض لائق توجہ گورنمنٹ

یہ عجیب امر ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض اخباروں والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور اس بات سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شایع کی ہے حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ مینے شایع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسی کو ازار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے جیسا کہ اس سنہ ۱۹۰۵ء میں آنیوالے زلزلہ شدیدہ کی خبر شایع کی گئی تھی جسکا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو بہت ہولناک ہوگا اور ہمنے اسی زلزلہ کی بابت یہی سنہ ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شایع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائیگا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی مینے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسی زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جسکے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں اور مین خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ مینے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شایع کرنیکا تھا اس پیشگوئی کو شایع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار دو رسالوں میں شایع ہوئی تھی اور یہی فروگذاشت ہوئی ہے کہ اس پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شایع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک ... بھی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھیر لیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی مینے اسکی پورے طور پر اشاعت نہ کی اور اگر مین پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس پیکار سے بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جسقدر میری جماعت کے لوگ دہرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی انہیں سے ضایع نہیں ہوا کیونکہ وہ پہلے سے ہی ڈر رہے تھے کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور جتنی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی۔

میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کیطرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی تمام بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دلکی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ پہلی زلزلہ کی خبر کو باحتیاط کیوں شایع نہ کیا اور کیوں اس نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پا کر میرا دل اس بات کیلئے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے مینے تین اشتہار شایع کئے تا لوگوں کو متنبہ کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں میں بھی جو دو منزلہ سہ منزلہ ہیں اور اب کی دفعہ مینے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کیلئے کئی ہزار اشتہار شایع کئے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شایع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں بھی شایع کرا دیا بلکہ اس اطلاع کیلئے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب لارڈ کرزن وایسرائے بالقابہ کیخدمت میں بھیجی گئی اور اسی میں اس بات کیطرف توجہ دلائی گئی کہ اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹالدے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بقید تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالی حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اہل الرائے سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلازاری یا ستانے کیلئے میرا یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالی زلزلہ کی خبر دوسروں کو ڈرایا اسکے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایک ماہ سے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں وہاں پڑا ہوں اپنے گھر میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ مینے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکو مقدرت ہو اسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں مع اہل و عیال درانی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اس سے ڈرنا لازم ہے اور جس نے رکھا

ا؎ اس کے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگ غلطی سے کہتے ہیں کہ ۱۵ سے ۱۵ مئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنۃ اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھکر میں ابتک خیمہ نشین باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کو خریدنے اور عمارتوں کی بنا میں ایک ہزار روپیہ کے قریب بار آخر بھی ہوچکا ہے اور اسقدر حرج کون اٹھا سکتا

یقین ہے اس سے بچی نوع کو ڈرانا بھی تمسر اللہ ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے لگی ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں انکو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہونگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر پیشگوئی نہیں کیگئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے ہی اسکے اس دعوی کی پڑتال ہو تو ہم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی پس جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کے سچا نکلنے کے تجربہ سے اسبات کی باور کرانیکیلئے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے وہ سچ ہے تو پھر ایسے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خواری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر ان کو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کیلئے جیلخانے کیوں طیار کرتیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی اشتہاروں سے تشویش میں ڈالا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ کیسی تشویش میں نجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف یہ دلوں کو سنانا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوی کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کرتے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شایع کئے ہیں کہ اس دعوی میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شایع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص انکے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں۔ اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شایع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑی زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کو شایع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کما حقہٗ شایع

کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط کرنیوالے ہوجائیں اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کر لیں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کسی سے زیادہ ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھوں میں کرتا ہے کہ لوگ بہت قبول کریں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بار بار اپنی اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ ہلاکت اور نقصان تو بہ ہے جنکہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی پر عذاب آئے تو اس غلطی کی سزا کیلئے نیا عدالت گاہ نہیں اسکے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر دنیا میں پہلے اس سے سزا ہو چکی مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلوں سے ہلاک کئے گئے اسکا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستش تھے اگرچہ سادگی اور غفلت سے اپنی غلطی پر قائم ہوتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین پاک نجس ہو گئی اسلئے انکی بنا میں آخر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے اور غضب میں دھیما ہے اگر میرا نام کوئی لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے برے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں گویا خدا نہیں ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۔ یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گذار بنجاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اسکی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی ایک مقابل پر فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۔ یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اسکی یاد میں مشغول نہ ہو تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پرواہ کیا رکھتا ہے اور سچ ہے کہ جب انسان نا خلائق زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کیساتھ اسکے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جسکا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے وہ ان لوگوں کیلئے بس ہے جنکے دل پتھرے نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ +

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء

نوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اسطرح تکذیب کیجاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے لئے انکی تشویش کا موجب نہیں ہیں چہ جائیکہ لوگ اس سے ڈریں بلکہ سب تمسخر اڑاتے ہیں چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے: میں آج ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑی زور اور دعوی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اسبات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک اور بچے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵۔۸۔۲۱۔ اور ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کی اشتہاروں اور اخباروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گرچہ قادیانی نے زلزلہ کے آمد کی تاریخ یا وقت نہیں بتلایا تاہم اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا اسلئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی مرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں۔ بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے

میری پرانی نوٹ بک میں سے کچھ

خدا را بخدا تواں شناخت

۱۹۰۲ء میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ بمقام امرتسر ہوا تھا - اس جلسہ پر اعلیٰ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے رُسل بغرض تبلیغ بھیجے تھے ۱۴ - اکتوبر ۱۹۰۲ء کو جلسہ سے واپس آئے پر بعض اور لوگ بھی دار الامان آئے سلسلہ کلام میں ندوۃ کے متعلق ذکر آیا کہ وہ بحث مباحثہ سے الگ رہکر اصلاح چاہتے ہیں - اسپر فرمایا

اگر ندوۃ کا دعویٰ اصلاح ہے تو امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور کن راہوں سے ہو رہی ہے اور اسلام پر کیا حملہ ہو رہا ہے آکی مدافعت اور انسداد کی تدابیر کا سوال بے محل اور ایسا دعویٰ خیالی دعویٰ ہوگا - پھر قابل غور یہہ امر ہے کہ ان ساری خرابیوں کا انسداد ارضی طاقت سے ہو سکتا ہے یا آسمانی تائیدات سے -

اگر ندوہ والے یہ چاہتے ہیں کہ لوگ پڑھکر سینے انگریزی تعلیم حاصل کرکے نوکر ہو جائیں اور انکو ملازمت کے لئے آسانیاں ہوں تو یہ دین کا کام نہیں ہے یہہ تو قوم کو غلام بنانے کی تدابیر ہیں اور اگر ان کی غرض دینی اصلاح ہے تو پھر یاد رکھیں کہ

خدا را بخدا تواں شناخت

اس اصل کو چھوڑ کر جو شخص چاہتا ہے کہ دینی اصلاح ہو جاوے وہ کبھی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا - اس خشک اور خیالی اصلاح سے کیا فائدہ ہوگا جسکے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید ہو اور ترتیب نہیں ہیں وہ باتیں جو نری لفاظی کے طور پر بیان کی جاویں یا قصہ اور کہانی کی طرح گذشتہ امور پر جس کا حوالہ ہو انکی پہلے سے کیا ہی ہے جو ایک خاص جماعت اپنا وقت اور غریب مسلمانوں کا روپیہ لیکر صرف کرے اور نتیجہ کچھ بھی نہ ہو - میں اس قسم کی کارروائیوں کو کبھی پسند نہیں کرتا ایسی باتوں سے ریاکاری اور نفاق کی بو آتی ہے - کیونکہ یہہ طریق اس مطلب اور غرض کے حصول سے کوسوں دور ہے جسکے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور جسطرح دنیا کی اصلاح ہوا کرتی ہے وہ رنگ اس میں موجود نہیں ہے +

اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے جو اللہ تعالےٰ کے اذن اور ایما سے ہو - اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی ہی کچھہ حاجت نہ رہتی - جبتک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پورے وثوق کے ساتھہ اسکا علاج معلوم نہو سے کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی -

اسلام کی جو حالت نازک ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اسکی مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گذرا اپنے مفاد کو مدنظر رکھکر شروع کر دیا - مگر یقیناً یاد رکھو کہ اس مرض اور علاج سے یہہ لوگ محض ناواقف ہیں اسکو وہی شناخت کرتا ہے جسکو خدا تعالےٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ

میں ہوں

اسلام کے اندر ایک خطرناک پھوڑا ہو گیا ہے اور ایک جذام باہر کی طرف سے اسے لگ رہا ہے اندرونی پھوڑے کا باعث خود مسلمان ہوئے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور رائے کے موافق اس میں اصلاح اور ترمیم شروع کر دی وہ باتیں جو کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہم و گمان میں بھی نہ آئی تھیں آج **عبادت** قرار دی گئی ہیں اور زہد و ریاضت کا بہت بڑا مدار انہیں پر رکھا گیا ہے + ان باتوں کو دیکھکر بیرونی دشمنوں کو بھی موقع ملا - اور وہ تیر و تفنگ لے کر اسلام پر حملہ آور ہوئے اور اسکے پاک وجود کو چھلنی کر دیا اور اسے ایسی مکروہ ہیئت میں دشمنوں نے دکھانا شروع کیا کہ غیر تو غیر تھے ہی اپنوں کو بھی متنفر کر دیا - ہر شخص نے اپنے طرز پر اسکی تصویر کو بھیانک بنانے کی فکر کی - ایسی صورت میں زمینی حربے اور ارضی تدابیر کام نہیں دے سکتی ہیں اسکے لئے آسمانی حربے اور **آسمانی تدابیر** کی حاجت ہے - اسلئے جب تک تمام کوشش آسمانی تائیدات کسی کو نہ دی جاویں - کامیابی ہو نہیں سکتی؟ ضرورت انبیاء علیہم السلام کا بھی بڑا بھاری ثبوت ہے کیونکہ اگر بگڑے وقت اصلاح دنیا ہو سکتی تو ہر زمانہ میں علاء فلاسفر اور دانشمند مدبر ہوتے ہی رہے ہیں - انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہو گذرے ہیں اب بھی موجود ہیں لیکن وہ فلاسفر اور ریفارمر خدا تعالےٰ سے اسقدر دور جا پڑے ہیں کہ انکے نزدیک شاید خدا تعالےٰ کا نام لینا ہی ایک گناہ اور غلطی قرار دیا گیا ہے پھر بتاؤ کہ یہہ فلسفہ اور یہہ اصلاح نہیں کہاں تک لے جائیگی + اس سے کسی بہتری کی امید رکھنا خطرناک غلطی ہے -

کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالےٰ نے یہی سنت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کرکے بھیجا ہے انبیاء علیہم السلام جب آتے ہیں تو بظاہر دنیا میں ایک فساد عظیم نظر آتا ہے بھائی بھائی سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے - ہزار ہزار جانیں بھی تلف ہو جاتی ہیں - حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان سے ان کے مخالفوں کو تباہ کر دیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیوقت طاعون اور دوسرے کئی عذاب وارد ہوئے - اور فرعون کے لشکر کو غرق کیا گیا -

غرض

خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جسنے قلوب کو پیدا کیا ہے نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتی ہیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہیئے -

پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا +

الدیا تکم نذیر

کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا + اصل بات یہی ہے کہ خدا را **بخدا تواں شناخت** اور یہہ ذریعہ بغیر امام نہیں مل سکتا - کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اسکی تجلیات کا مورد ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جس نے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا -

---

ایک سیاح قادیان کے خیالات

مینے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا - مرزا صاحب سے ملاقات کی - مہمان رہا - میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے میرے مونہہ میں حرارت کیوجہ سے چھالے پڑ گئے تھے - اور میں شور غذائیں کھا نہیں سکتا تھا - میرزا صاحب ایک دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے - دودھ اور ساگو دانہ کی تجویز فرمائی -

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ میں (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہیں بزرگان ملت بھی وہیں ہیں - قادیان کی آبادی تقریباً ۴ ہزار آدمیوں کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے - نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے - رستے کچے اور ناہموار ہیں - بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے - آتے ہوئے یکہ میں مجھے جسقدر تکلیف ہوئی تھی نواب صاحب کے رتھ نے لوٹنے کے وقت اسمیں نصف کی تخفیف کر دی اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی میں آگے نہ بڑھ سکتا -

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی - چھوٹے سے لیکے بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا - اور مولینا حاجی حکیم نور الدین صاحب جنکے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے - اور مولینا عبد الکریم صاحب جنکی تقریر کی پنجاب میں دہوم ہے - مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ میں مسلمان ہو گئے ہیں - جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے خسر ہیں - مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - ایل - ایل - بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز - مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم - جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ - بڑے درجہ کی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے - افسوس مجھے اور اشخاص کا نام یاد نہیں - ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا -

میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جسکا اثر بہت قوی ہوتا ہے - آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے - اور باتوں میں ملائمت ہے - طبیعت منکسر مگر حکومت خیز - مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا - بردباری کی شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے - گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں - رنگ گورا ہے - بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں - جسم مضبوط اور محنتی ہے - سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں - سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں - پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے -

مرزا صاحب کے مریدوں میں مینے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا میری موجودگی میں بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی - اور بے حد عقیدت مند تھے -

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر باین الفاظ مجھے شکور ہونے کا موقع دیا "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں" - (اسوقت کا تبسم ناک چہرہ ابتک میری آنکھوں میں ہے -)

میں جس شوق کو لے گیا تھا ساتھ لایا - اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لیجائے - واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسن خلقک ولو مع الکفار" - (میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شایع ہوگی اس مضمون میں میں نے صرف وہاں کے

برتاؤ کو دکیا پاہے؟)

مینے اور کیا دیکھا! بہت کچھ دیکھا - مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں ... کو جا بیکا وقت ہے آپ ... پھر کبھی بتاؤ نگا کہ مین نے کیا دیکھا -

راقم - ا - ٥ - دہلوی

اسکے ساتھہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مین وہ بات چیت لکہہ دون جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیاح مذکور سے کی -

۲ - مئی ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر ایک نئی روشنی کے نوجوان جو بمبئی سے کسی تقریب پر لاہور آئے تھے اور وہان سے حضرت اقدس کے شوق ملاقات مین قادیان تشریف لائے تھے حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے - حضرت اُنکا حال دریافت کرتے رہے اُسکے بعد آپ نے فرمایا " زمانہ مین بہت انقلاب ہوتے ہین لیکن اکثر آجکل لوگون کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہین کہ دوسری طرف نظر اُٹھا کر بھی نہین دیکھتے اور اپنے دنیوی کامون مین یا رسمی معاملات مین ایسے منہمک ہین کہ دوسری جانب یا تو نظر اُٹھا کر بھی نہین دیکھتے یا اوس سے قطعاً نفرت رکھتے ہین لیکن جو بات خدا کیطرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے - دیکھو! ایک زور آور سیلاب جو آنیوالا ہوتا ہے اوسکو کوئی کتنا ہی روکے بہر حال وہ آ ہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رُک نہین سکتا "

حضرت کے اس نوجوان سے دریافت کرنے پر کہ آپ کتنے روز ہمارے پاس قیام کرینگے انھون نے عرض کی کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے - آپ نے فرمایا کہ آپ اخلاص کے ساتھہ یہان آئے ہین آپ چند روز ٹھہرتے تو خوب ہوتا مگر آپ کا وقت تنگ ہے دوسرے پہلو کو بھی سمجھ لینا چاہئے - کار دنیا کسے تمام نہ کرد - جیسا جیسا انسان کسی کام مین بڑھتا ہے ویسا ہی اُس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہین یہانتک کہ دوسری طرف توجہ کرنیکے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت - مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالےٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے - اور اوس کے دل کے اندر ہی ایک دھکا پیدا کر دیتا ہے - حدیث شریف مین آیا ہے **اذا اراد الله خیرا یفقهه فی الدین** جب اللہ تعالےٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اوسے دین مین فہم عطا کر دیتا ہے آجکل لوگون کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہین کہ اون کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہین اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے مگر اسوقت اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلاوے - مخلوق کی قساوت قلبی انتہا تک پہونچ گئی ہے اور لوگون نے نرمی سے فائدہ نہین اوٹھایا - سو اسلئے اب وہ قہری نشان بھی دکھلا چکا ہے سعید ہین وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقع ہو جانیکے ایمان لاوین ورنہ فرعون کی طرح آفت مین پڑکر ایمان لانا مفید نہین ہوتا - جو لوگ بعد مین ایمان لاتے ہین وہ برگزیدہ پاک جماعت مین داخل نہین ہو سکتے آپ کا ہمارے پاس آنا دو نتائج سے خالی نہین یا تو قبل از وقت آپ پر اثر پڑے یا بعد مین آپ کو حسرت حاصل ہو (نوجوان - خدا کرے دوسری بات نہ ہو -)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہین اُسکا اثر مخلوق پر ضروری ہوتا ہے لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب کہنے ہین تاہم اُنکا سارا رُخ دنیا کی طرف ہے اور خدا کی طاقتون پر ایمان نہین ہے - لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھاوے یہ زمانہ نوح کے زمانہ سے بہت ملتا ہے اوسوقت بھی لوگ اکثر دہریہ تھے - خدا فرماتا ہے کہ **کُنْتُ کَنْزًا مخفیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ** مین ایک مخفی خزانہ تھا پھر مینے چاہا کہ پہچانا جاؤن - صرف انگریزی زبان مین کوئی کتنی ہی ترقی کرلے اُسکا نتیجہ بجز دنیا کے اور کچھہ نہین یون دیکھہ لینا چاہئے کہ جو بچے ایسے ہین کہ اُن کے ماں باپ انگریز ہین اُنکا انگریزی مین کمال اُنکو دین کے لئے کیا فائدہ دیسکتا ہے کیونکہ یہ زبان وہ نہین جسکے ساتھہ فخر کیا جا سکے - معاش بے شک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی ویسی ہی پیدا کر لیتا ہے - بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کیونکہ اوس کے ساتھہ وساوس نہین ہین - ہمارا منشاء یہ نہین کہ انگریزی نہ پڑھو خود ہماری جماعت مین بہت انگریزی خوان ہین اور بی - اے - ایم - اے تک تعلیم یافتہ ہین اور معزز سرکاری عہدون پر ملازم ہین لیکن ہمارا منشاء یہ ہے کہ اوس سے نیک فائدہ اوٹھاؤ اور اوس کے بُرے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے ہر شے مین ایک اثر ہوتا ہے چونکہ انگریزی زبان مین بہت سی تعلیمین اس قسم کی ہین جو دہریت کیطرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہے اسواسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اُس سے کچھہ نہ کچھہ حصہ ضرور لے لیتا ہے - آجکل دنیا کے لئے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے مگر معاش کے لئے سب دروازے کھلے ہین - افراط کا نتیجہ اچھا نہین ہوتا دنیا مین بہت لوگ ایسے ہین کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہین کیا آخرت کے لئے وہ اسقدر محنت اور جانفشانی کرتے ہین جسقدر کہ وہ دنیا کے لئے کر رہے ہین - اُنکو معلوم ہی نہین کہ اوسطرف کا معاملہ ہی کبھی پڑیگا -

نوجوان نے عرض کی مینے عربی بھی ساتھہ ساتھہ پڑھی ہے حضرت نے فرمایا ... اتنے پر بھی خوش نہین ہو سکتی کیا فائدہ ... ایسے نہین ہین جو بڑے بڑے علوم ہونے کی تحصیل کر چکے ہین مگر پھر بھی وہ اس سلسلہ حقہ کی مخالفت کرتے ہین اور وہ علوم اون کے واسطے ... زیادہ عذاب کا موجب ہو رہے ہین ہزارون ... گالیان دینے کے اور کچھہ کام نہین رکھتے - بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی مین ہے تاہم جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور خدا کے ایک رسول کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگون کے ہاتھہ مین صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہین جن کے معارف اور دقائق کسی پر نہین کھل سکتے جبتک کہ اللہ تعالےٰ اُن کے واسطے کوئی چابی پیدا نکر دے - جب خدا کیطرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے وہ صاحب حال ہوتا ہے اسواسطے اوسکی تفسیر درست ہوتی ہے زندہ دل کے سوا کچھہ نہین دیہ باتین پیدا ہین مگر افسوس ہے کہ ان لوگون کو سمجھ نہین آتی - (نوجوان - جہالت ہے) خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے - حدیث نبوی سے بھی یہی ثابت ہے کہ فوت ہو گئے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو مردون مین دیکھا پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کئے چلے جاتے ہین - (نوجوان - جہالت اور بدقسمتی -) اللہ تعالےٰ آپ کی اور ہماری ملاقات سے فائدہ دے +

ہم اور ہمارے معصر

کیا آسام کا زلزلہ سخت ترین تھا | پیسہ اخبار جو سلسلہ عالیہ کے خلاف بیہودہ گوئی کی قسم کھا چکا ہے جا معلوم ہوتا ہے پھر آسام کے زلزلہ کا ذکر کرتا ہے اور سرہنری کاٹن کی تقریر کے حوالہ سے اسکو سب سے زیادہ خطرناک زلزلہ بتاتا ہے مجھے تعجب ہے کہ لاہور مین رہ کر سرہنری کاٹن کی تقریر ہزارہا کوس کے فاصلہ پر اسکے نزدیک نہایت معتبر اور قابل وثوق ہے مگر اپنے کالون بشپ لاہور کی تقریر کو وہ عملی طور پر کمزور بتاتا ہے کیا اسے یاد نہین کہ بشپ صاحب نے اپنی تقریر مین اس زلزلہ کو نہایت شدید اور خطرناک تسلیم کیا ہے - ؟

ایک بزرگ کے خیالات | وطن اس عنوان سے رقمطراز ہے کہ الانذار کے عنوان سے ایک اشتہار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جس پر ۸ - اپریل ۱۹۰۵ء کی تاریخ ہے ہماری نظر سے گذرا ہماری رائے مین ہر شخص کا عمل اسبات پر ہونا چاہئے کہ کہنے والا کیا کہتا ہے نہ تفحص اور نہ تفتیش اس امر کی کہ کہنے والا کون ہے اور کیسا ہے؟ اس اشتہار مین کسی خطرناک اور حادثہ آنیوالے کی خبر دیگئی ہے جو نہین معلوم زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے - جو دنیا پر آنیگی اور غرض اس سے یہ ہے کہ لوگ بدی سے باز آوین اور شرک - فسق و فجور دنیا پرستی انکار و دہریت باری تعالےٰ - نبیون اور رسولون کو بدزبانی سے یاد کرنا چھوڑ دین اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرین تقویٰ اور نیک اعمال کی راہ چلین - اس نوٹ کو حضرت اقدس کے ان اشتہارات پر ختم کیا ہے جو **الانذار** کے شروع مین تیرسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے سے درج ہین - پیسہ اخبار جو **تخویف بجرد** نسلئے پھرتا ہے اسکے موُنہہ پر یہہ ایک اور ندامت کا داغ ہے بشرطیکہ وہ حیا کرے -

حق بر زبان جاری | سہصر پرکاش روز پلیسہ جیار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ جب سے آنحضرت نے دعوے اپنے نبی ہونے اور امام مہدی آخر الزمان و مسیح موعود بننے کا کیا ہے تب سے ایسے صدمات طاعونی وغیرہ وبائی امراض و زلزلے آنے لگ گئے ہین اس سے پیشتر ایک صدی کی تاریخ کو بغور دیکھا جاوے تو اس صدی مین کسی ایسے صدمہ کا آنا معلوم نہین ہوتا "

یہہ بات بالکل صحیح ہے اسلئے کہ قرآن کریم مین صاف درج ہے **ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا** رسول کی بعثت پر جب انکار شوخی اور ٹھٹھا حد سے زیادہ گذر جاتا ہے تو آخر خدا تعالےٰ کی غیرت اور جلال جوش مین آکر قہری نشان دکھایا کرتا ہے - مبارک وہ جو اس سے عبرت پکڑین -

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک اور فتح | دربار صاحب امرتسر کے سربراہ صاحب نے سکھون کے مندر مین بتون کا رکھنا ناپسند فرمایا اور برہمنون کو حکم دیا ہے کہ وہان مورتیان نہ رکھین - اسپر امرتسر کے ہندؤن مین مخالفت کا جوش پھیلا ہے اور وہ ظاہر کرتے ہین کہ سکھہ ہندو ہین اور یہ مندر مشترکہ ہے - سالہا سال کے بعد موجودہ سربراہ صاحب کو ایسا پاکیزہ خیال پیدا ہونا قابل قدر ہے ایک پاک موحد کے مریدون کے عبادت گاہ مین فی الحقیقت بتون کا ہونا تعجب خیز امر تھا - بابا نانک سچے موحد اور ہندو سے بالکل الگ تھے یہہ فخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہے جسنے بابا صاحب کی پاک لائف کو جو سچے مسلمان کی لائف ہے کھولکر ملک کے سامنے رکھدیا ہے اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ سکھہ مندرون سے بتون کو نکلوانے لگے ہین -

اللہ رے ذہانت | بجنور مین تازہ نظامیہ ایک جدید ہفتہ وار شائع ہونے لگا ہے اسکے نمبر ۱۸ کے دوسرے صفحہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار کے عنوان سے اخبار کے اڈیٹر کالم ذہین صاحب سیاہ کئے ہین ہم اس ہرزہ سرائی بے ربط اور بیہودہ تحریر پر کسی نوٹس لینے کی حاجت نہین تھی مگر ہم اپنے ناظرین کو سنانا چاہتے ہین کہ کیسے بالغ نظر سلسلہ عالیہ پر معترض ہوتے ہین - ذہین صاحب نے الہام عفت الدیار محلها ومقامها - اول تو اپنے ایسے محلها و مقامها عفت الدیار کی شکل مین خود ہی لکھہ لیا - اور پھر فرماتے ہین -

ہ ... چند ... ہے ... اشعار ... کی شرح ... مین جا ... (باقی)

قہری تجلیوں کے آثار

زلزلہ کہر ہے جو پنجاب خصوصًا کانگڑہ وغیرہ مین ہوا ہے اسکی یاد ابھی بھولی نہین ہے کہ مختلف قسم کی آفات کی خبرین آ رہی مین جن کو مین محض عبرت اور سبق حاصل کرانے کے لئے درج ذیل کرتا ہون۔

پونا سے خبر ملی ہے کہ وہان مینہ اور آندہی کا سخت طوفان آیا ژالہ باری بھی ہوئی جس سے کسیقدر سردی ہو گئی ہے ۱۳ سے ۱۵ مئی تک کشمیر مین بہت زور کی بارش ہوئی جس سے سیلاب آنیکا خوف ہو گیا کاروباری لوگ اپنا مال و متاع کشتیون مین لے جا رہے ہین مقام بارہمولا کا ایک حصہ پانی مین ڈوبا ہوا ہے۔ دو پل ٹوٹ گئے راستہ بند ہے۔ **بعد** کی خبر سے معلوم ہوا کہ خطرناک سیلاب آیا جس سے ۲۲ گاؤن غرق ہو گئے چاول کی فصلین تباہ ہو گئیں غرق ہونیوالے مویشیونکا اندازہ مشکل ہو گیا۔ **ایڈیٹر** وقت اب زور کے آنیکا خطرہ ہے۔ [illegible] کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔

بلوچستان مین ٹڈیون سے سخت نقصان ہوا۔ **ممیسیدر گڈ** پایہ تخت سپین [illegible] ایک بڑی کار خانہ کی دیوار گر پڑی ہزارون مزدور اسمین کام کر رہے تھے تقریبًا تمام دبکر مر گئے۔ ابتک سو سے زیادہ لاشین نکل چکی ہین **امریکہ** کے قصبہ سبرگ کے قریب سکاگو سے آنیوالی ٹرین ایک مال گاڑی سے جسمین ڈائنامیٹ لدا ہوا تھا ٹکرا گئی دونو ٹرینین ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں بہت سے مسافر ہلاک ہو گئے۔

میکسیکو سے جو خبر بذریعہ موصول ہوئی ہین ان سے معلوم ہوا کہ مقام ہارین کی روسی فوج مین نہایت شدت سے وبائی مرض پھیلا ہوا ہے۔ ہفتہ وار ۵ ہزار سپاہی مرتے ہین **کراچی** کے ساحل پر لاکھہا من مردہ مچھلیان سمندر نے پھینکدی مین خیال ہے کہ پانی کے نیچے کوئی آتش فشان پہاڑ پھٹا ہے اس کے زہریلے بخارات سے یہ مچھلیان [illegible] ان کو دفن کرا دیا گیا۔

پیشاور مین ۲۴ گھنٹے کے اندر تین طوفان باد و باران اور برق و رعد کے آئے۔

کئی روز سے کلکتہ مین باد و باران کا طوفان قریبًا ہر شام کو آتا ہے جو فصل کیلئے سخت ضرر رسان ہے **بیضہ مرغ کے برابر اولے** ۱۶ مئی کو ضلع [illegible] ضلع جہلم مین پانچ بجے شام کے قریب بیضہ مرغ کے برابر اولے گرے بعض اولے دو دو چھٹانک کے تھے ساڑھے تین تین تولہ وزن نکلا۔

۴ اپریل کے زلزلہ سے زمین مین تین تین سو فیٹ لمبے اور ایک ایک انچ سے لیکر ۴ انچ تک چوڑے شگاف ہو گئے ہین۔

شملہ مین آگ۔ ۔ ساتوین ماہ حال سہ پہر کو شملہ مین آگ لگ گئی جس سے بہت سی عمارتین جل کر خاکستر ہو گئین جا بجا سے آگ لگنی شروع ہوئی۔ اور یہ آگ ایک [illegible] سے شروع ہوئی جو [illegible] کی مغربی [illegible] پانی کم [illegible] ایک منٹ مین کوئی [illegible] اور وہ [illegible] کام بجانے کو روک [illegible] آگ بہت پھیل گئی [illegible] کیونکہ [illegible] نہین ہوا۔ نصف گھنٹے مین نوے [illegible] سے اور [illegible] بالکل بے فایدہ تھا۔ جہان آگ لگ رہی تھی اس کے بجھانے کی کوشش نہین کی گئی اور جو عمارتین قریب تھین انکی طرف سب لوگ متوجہ ہو کر بچانے لگے۔ ان تمام کوششون کا نتیجہ یہ ہوا کہ [illegible] سہ پہر کو اس [illegible] کی بڑی عمارت سو گر جاکے نصف [illegible] خاکستر ہو گئی۔ اور بعض بلند بلند دیوارین اور چھتین زمین پر آ گرین۔ بڑے مشتبہ [illegible] عمارت [illegible] اور [illegible] نذر آتش ہو گیا [illegible] انجن دریائی کی [illegible] کام [illegible] اسیقدر فایدہ ہوا کہ باقی عمارتون کو آگ نہ لگ سکی۔ دوسرے روز صبح تک جس بڑے مکان مین آگ لگی تھی اسمین دوسرے دن صبح کو بھی کہین کہین شعلے اٹھتے ہوئے نظر آتے تھے۔ یہ مدرسہ جہان آگ لگی بشپ کاٹن کلکتہ کا بنایا ہوا تھا۔ اور اس مدرسہ کی بنیاد [illegible] کے غدر کے فرو ہونے کی [illegible] مین پادری صاحب نے ڈالی تھی۔ [illegible] سوختہ ہو گیا [illegible] نے انتہوین ماہ حال کی صبح کو ایک جلسہ جس کے ایک اطلاع [illegible] کے پاس بھیجی [illegible] کو [illegible] مقامات [illegible] کو [illegible] جلسہ [illegible] دن مین [illegible] سامان کے تصفیہ ہو جائیگا۔ اور [illegible] تعلیم [illegible] گذشتہ [illegible] بہت سے دوستون کے گھر دان مین رہیگے۔ [illegible] مدرسہ کے [illegible] کے لئے دوبارہ چندہ ہو رہا ہے عنقریب بن کے تیار ہو جائیگا۔

زلزلہ کی خبرین | ریلیف فنڈ کمیٹی کا جلسہ ۱۴ مئی کو ٹاؤن ہال لاہور مین ہوا گو مجمع زیادہ نہ تھا تاہم چندہ موعودہ کی تعداد ۴ ہزار تک پہونچ گئی۔

وادی کانگڑہ، کلو اور دیگر شمالی حصون مین سرکاری تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ۴۔ اپریل سے پہلے کوئی علامت آتش فشان پہاڑ کی نہین دیکھی گئی۔

کچھ۔ ریلیف فنڈ کی دوسری فہرست بھی شائع ہو چکی ہے جسکی تعداد ۴۰ ہزار ۳ سو ۴ روپیہ ہے۔ اسمین مہاراجہ الور کے ۲ ہزار، سکندر [illegible]۔ چوتھی گورکھا چترال کے ایکہزار ۲ سو ۵۰ کنات [illegible] کے ایکہزار ایک سو ۸۴۔ [illegible] ٹک شملہ کے بھی ایک ہزار شامل ہین۔ لندن مین اس فنڈ کیلئے تقریبًا ۳ ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہین۔ ہندوستان کے تمام فوجی افسران و سپاہیان نے اس فنڈ مین بڑی دریا دلی سے چندے دیئے۔ [illegible] فنڈ قایم ہونے سے پہلے ہی گورکہا بٹالین نے دہرمسالہ کی مصیبت زدہ پہلی اور ساتوین گورکہا کی بیوہ اور یتیم بچون کی فیاضی سے امداد کی۔

حکیطرح آسام کے [illegible] کے زلزلہ کے بعد پیمایش کی گئی تھی اسیطرح ضلع کانگڑہ اور دہرمسالہ کی افواج کی اراضیات لائق اور تجربہ کار افسرون کی نگرانی مین پیمایش کیجائینگی تاکہ سطح مین اگر کوئی فرق پیدا ہوا ہے تو معلوم ہو جائے۔

آریہ سماج لاہور نے ایک ہزار من گندم اور ایک سو من دال خرید کی ہے تاکہ کانگڑہ کے مصیبت زدون مین کم قیمت سے فروخت کرے اس سے پہلے بھی آریہ سماج مذکور نے بہت سی رسد کپڑا وغیرہ کانگڑہ مین زلزلہ زدون مین تقسیم کیا ہے۔ (آفرین) [illegible] شملہ پہونچ گئی ہے یہان سے کلو جاسکے گی جہان زلزلہ سے سخت نقصان ہوا ہے **مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈانلڈ** اسسٹنٹ انجنیئر شروع مئی مین شملہ سے کلو روانہ ہو گئے۔ جہان مرمت وغیرہ کرائینگے۔ اور تخمینہ نقصان کی رپورٹ کرینگے تین چار روز تک برابر سو سو قلی روزانہ سامان لیکر شملہ سے کلو روانہ ہوتے رہے۔ [illegible] قایم کیا جائیگا۔ ڈپٹی کمشنر شملہ نے مزدور بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ [illegible] سب سامان ارزانی کلو روانہ کئے جائینگے۔

لفٹننٹ ڈپٹی کمشنر پشاور زلزلہ ریلیف فنڈ کے لئے ٹاؤن ہال مین ایک جلسہ کیا گیا تاکہ کانگڑہ کے مصیبت زدون کے لئے چندہ جمع کیا جاوے۔ ایکہزار روپیہ کا وعدہ سی وقت کیا گیا۔

ہندوستانیان [illegible] نے زلزلہ کا حال سنکر جنوبی افریقہ کے ہندوستانی گروہ کو نہایت افسوس ہے ریلیف فنڈ کے لئے چندہ وصول کیا جا رہا ہے۔

پائنیر لکھتا ہے کہ ۲۳۔ اپریل کو انگلینڈ مین مختلف مقامات مین ۱ بجے اور ۲ بجے دن کے خفیف حرکتین محسوس ہوئین۔

وائسرائے بالقابہ اور لارڈ کچنر کی ریلیف فنڈ مین ملکہ انگلستان نے ایک سو گنی چندہ دیا۔ **پرنس و پرنسس آف ویلز** نے بچاس بچاس و پچیس پچیس پونڈ بالترتیب لارڈ کچنر اور وائسرائے بہادر کے ریلیف فنڈ مین چندہ دیا۔ **بنیک** بنگال اپنے صدر مقام اور تمام شاخون مین زلزلہ فنڈ کا روپیہ بلا فیس داخل کریگا **دہرمسالہ** مین مکانات تعمیر کرنے یا مرمت کرنے کے لئے عنقریب بہت سی لکڑی جمع ہوگی

بعض برگزیدہ سائنٹیفک دان [illegible] بھی لکھتے ہین کہ آیندہ عنقریب زلزلہ [illegible] ممکن ہے۔ **وادی** کلو سے اطلاع ملی ہے کہ ابھی مصیبت زدون کے خرچ کیلئے غلہ کافی ہے۔

لارڈ کچنر کے ریلیف فنڈ کیلئے مری ڈویژن برانچ نے جو چندہ جمع کیا ہے اس کی پہلی فہرست کی میزان ۵۰۹ روپیہ ہے۔

جاپان مین سوداگرون اور اہلکارون نے زلزلہ ریلیف فنڈ کیلئے ایک چندہ کیا جسمین ۱۲ سو روپیہ فورًا جمع ہو گیا۔ **آنریبل گورنر** بہادر نے کیپ ریلیف فنڈ مین ایک ہزار روپیہ دیا۔ **کیپیٹل** تحصیل مین ۴۔ اپریل کے زلزلہ سے ۸ لاکھ کا نقصان ہوا۔

کانگڑہ مین زلزلہ سے تمام مساجد شہید ہوئین مسلمان توجہ کرین اور اس کار خیر مین حصہ لین۔ ایک لالہ صاحب [illegible] کا مندر از سر نو تعمیر کیا جائیگا ایک لاکھ روپیہ دیا۔ **گورنمنٹ** پنجاب نے زلزلہ زدگان ضلع وادی کانگڑہ مین زر تقاوی تقسیم کئے جانے کیلئے ایک لاکھ روپیہ کمشنر صاحب جالندھر کی تحویل مین دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اور تقاوی کی وصولی کے متعلق جو یہ قاعدہ تھا کہ ۲ سال کے اندر اندر ضرور ادا ہو جایا کرے وہ ترمیم کر دیا ہے۔ پہلی قسط ۱۹۰۶ء کی فصل خریف سے پہلے طلب نہین کیجائیگی۔ سر چارلس ریواز سفارش کرتے ہین کہ پانچ طریقون سے زلزلہ زدگان کی گورنمنٹ کو مدد کرنی چاہیئے۔

(۱) سب سے پہلے اور بڑی ضرورت یہ ہے کہ آبپاشی کی نہر دان کی بہت جلد درست کرا دیجائے۔
(۲) تمام تباہ شدہ دیہات مین فصل ربیع کا مالیہ جو ماہ جون مین واجب الادا ہے معاف کیا جائے۔
(۳) تمام قصبات اور دیہات مین جہان تباہی زیادہ ہوئی ہر سال وان کا انکم ٹیکس معاف کیا جاوے۔
(۴) مویشیون کی خرید کے واسطے کاشتکارون کو کہلے دل سے زر تقاوی دیا جاوے جسپر سود نہ لیا جاوے۔ اور انکی ادائیگی مین آسانی بہم پہنچائی جائے۔
(۵) محکمہ جنگلات کو حکم دیا جائے کہ مکانات کی تعمیر کیلئے لوگون کو لکڑی وغیرہ مفت دے اور سرکاری چراگاہون مین مویشی کو بلا کسی معاوضہ کے چرانیکی اجازت دے۔

بنیک آف انگلینڈ نے ۲ سو پونڈ وائسرائے بالقابہ کے اور ۱۰۰ پونڈ لارڈ کچنر کے ریلیف فنڈ مین چندہ دیا۔ **مسٹرز سپین اینڈ [illegible]** نے لارڈ کچنر کی فنڈ مین ۵۰ گنی چندہ دیا لارڈ کچنر کا ریلیف فنڈ ۱۵ مئی کو بند ہو گیا۔

تازہ زلزلہ

سول ملٹری گزٹ دہرمسالہ ۲۰ مئی کو آئے ہوئے ایک تار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء کو ۱۲ بجے دن کے

[illegible]

صحت بڑی عمدہ چیز ہے یہ امر مسلم ہے
لوگ بیمار ہوتے ہین امر مسلم ہے

مولی کریم نے اپنے فضل سے دنیا مین مختلف اشیاء مین کچھ ایسے خواص رکہدیئے ہین کہ انسانی کمزوریون اور بیماریون کی تلافی کرسکتے ہین بشرطیکہ کامل طور پر ان سے فایدہ اٹھانے کی سعی کی جاوے یہی راز ہے جو **اذا مرضت فهو يشفين** کہنے والے کے کلام مین ہے ۔ مینے اللہ تعالی پر بہروسہ کرکے ایک شفاخانہ کہولنا چاہاہے جسمین اصول صحت کی خلاف ورزی کی وجہ سے جو لوگ دکہہ اٹھارہے ہون انسے بقدر طاقت ہمدردی کرون مینے نہ دنیا کا سفر کیا ہے نہ مجہے کسی سادہو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہان مجہے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا ۔ اور وہ یہ ہے

کہ سالہا سال سے مین مولوی حکیم نورالدین صاحب بہیروی ثم القادیانی کے مطب مین انکی ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون ۔ اور ابتک بہی یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت سے بیرونی مریضونکی خط وکتابت دیئے نسخہ جات کا تجویز کرنا بہی میرے ہی سپرد ہے

پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپ کی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہون ان کیلئے اتنا ہی کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوی کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بہی ہوتی ہے اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمین یہی سمجہنا ہوگا کہ **امراض عامہ** جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتی ہین کا علاج تو ان سے ہا مرتبہ آزمودہ اور مجرب نسخون کے ذریعہ ہوگا جو مولویصاحب کے **مطب** مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص خاص قابل غور امراض مین مولویصاحب ممدوح کے مشورہ سے نسخہ جات تجویز ہونگے

اس بنا پر شفاخانہ جسکا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکہا گیا ہے مینے قادیان مین کہولدیا ہے ۔ اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بہی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو ویدک ۔ یونانی ۔ ڈاکٹری ۔ اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے ۔ اب ذیل مین مین حضرت مولویصاحب کی تصدیق کو بعد ان ۔ اشتہار دیتا ہون تا لوگ اس شفاخانہ کی معرفت تمام بیماریون کی دوا مین مل سکیں گی

مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمن میرے تجاربے واقف ہے اور خوب واقف ہے ۔ بعض خطرناک بیماریون نفث الدم اور دق مین اسنے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقوی سے کام لیگا تو اسکو خود بہی اور اسکے باعث بہت لوگون کو نفع پہونچیگا ۔ الہی میرا گمان سچ ہو آمین ۔ نورالدین

المشتہر مفتی فضل الرحمن مالک **شفاخانہ فضل رحمانی** قادیان

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپکو معلوم نہین ہے کہ بہارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بہر مین ایک لاثانی کمپنی ہے بمفصلہ ذیل وجوہات سے

(۱) اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتہ مین ہے

(۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فایدہ پہونچتا ہے

(۳) دیسیونکے ہاتہ مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اسلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے ۔

(۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کرچکے ہین انکی پسماندگان کو بلاحیل وحجت کی فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی اس خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب آگاہ ہے اسکے علاوہ اور بہی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی فوائد کو مدنظر رکہیگا تو وہ قائل ہو جائیگا کہ اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بہارت کی اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہئے ۔

آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کی ممبر بنکر اپنی بال بچون اور دیگر عزیزون کیلئے ایک معقول رقم چہوڑ جانیکا انتظام کرین ہماری کمپنی کے پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپکو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کرادیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکہہ منیجر یا سیکرٹر مذکور کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہونچ جاوے گا ۔

گیان چند منیجر وایکچواری

محکمہ بندوبست کیلئے خوشخبری

پٹوار گزٹ ! پٹوار گزٹ !! پٹوار گزٹ

اخبار پنجہ فولاد کے ناظرین کا ایک بڑا حصہ مال اور نہر سے متعلق ہے ۔ محرران منشی ۔ اہلمد ضلعدار ۔ پٹواریان مال اور نہر ۔ نایب تحصیلدار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ۔ تحصیلدار ۔ افسران مال ڈپٹی کلکٹر نہر ۔ مہتمم بندوبست ۔ غرض مال اور نہر کے ہر قسم کے عہدہ دارون تک اس اخبار کی رسائی ہے ۔ پنجہ فولاد تاریخ اجرائے سے لیکر آجتک محکمہ مال اور نہر کا سچا خدمتگذار ثابت ہورہاہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ اخبار پنجہ فولاد جس پٹواری یا امین یا کسی اور بندوبستی غلام نے ایک دفعہ دیکہا ہے ۔ بغیر خریداری کے نہین رہ سکا ۔ اب محکمہ بندوبست کے ہمدردان اور عام خیرخواہون کے اصرار سے ارادہ کیا ہے ۔ کہ شروع ماہ جون سے اخبار پنجہ فولاد کے ہمراہ چار صفحون کا ایک ضمیمہ بنام **پٹوار گزٹ** ہر ہفتہ شایع کیا جائے جسمین محکمہ مال اور نہر کی خبرین افسرون اور عام عہدہ دارون کے تغیر و تبدل تنزل ۔ ترقی موقوفی وبحالی ۔ اور انعامات وغیرہ کے حالات معہ انتخاب پنجاب گورنمنٹ گزٹ شایع ہوا کرین ۔ اور اس امر کی کوشش کیجائے ۔ کہ پٹواریون کی شبانہ روز محنت سہ ماہی تنخواہ کی تکلیف کمی تنخواہ کی شکایت حکام بالا پر ظاہر کرکے ان کے حقوق پر توجہ دلائی جائے اخبار کی سالانہ قیمت تین روپیہ ہے اور پیشگی قیمت دینے والے کو عیسم کے ناول مفت ملتے ہین ۔ پٹوار گزٹ کے جاری ہونے اور اخراجات کی زیادتی کیوجہ سے چاہیئے تو یہ تہا کہ قیمت بڑہا دیجاتی ۔ یا کم از کم مقررہ قیمت مین بہی کمی نہ کیجاتی ۔ مگر محض غریب پٹواریون کے خاطر اخبار کی قیمت مین مدرکی اور رعایت کردیجاتی ہے یعنے اگر آپ اخیر مئی سے پہلے پہلے درخواست بہیجدین گے ۔ تو ۲ لئے جاوین گے ۔ اور ناول بہی مفت نذر ہون گے ۔ امید ہے کہ اہلکاران مال ونہر اس موقع سے فایدہ اٹہا کر باعث ترقی کا ہوگا جو درحقیقت انکی اپنی ترقی ہے ۔

المشتہر

منیجر اخبار پنجہ فولاد وپٹوار گزٹ نولکہا لاہور

مرا بر فی بارید بر برگ باغ
نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑہاپا زنانوی خوشیون کا خاتمہ ہے اور خاصکر جنکی اولاد نہوانکا بڑہاپا تو غضب ڈہاتا ہے آپ بہی اگر بڑہاپے کی حد تک پہونچ گئے ہون تو مفصلہ ذیل امور سے بڑہیں **شاہی خضاب** مثل تیل ہے بہلے لگایا جاتا ہے بالون کو ہونٹ مین سیاہ بہنورہ کردیتا ہے نہ جلد پر داغ دیکہنا ہے اور نہ بالونکو سخت کرتا ہے قیمت دو روپے ۔

روح افزا نامردی سستی لاولدی ضعف باہ دوماغ جریان وور دیگر کیواسطے اکسیر ہے پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پلتین پہلوان بناتاہے ۔ قیمت تین روپیہ فی شیشی ۔

روح النساء حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلد تکلیف سے یا بالکل نہ آوے ۔ سفید پانی آوے لاولدی ہو یا زیر سوزش ہو ۔ غرضیکہ عورتون کی سب بیماریون کیواسطے مجرب ہے ۔ قیمت تین روپیہ فی شیشی ۔

فرانسیسی گلگونہ ۔ چہرہ کی جہریان چہائیان سیاہ داغ وکیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت واجلا بناتاہے خوبصورتی کیواسطے لاثانی ہے ۔ قیمت ایک روپیہ ۔

گولیان و روغن ۔ انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگر کچہہ سفید ہوگئے ہون تو بہی سیاہ ہوجاتے ہین اور پہر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین قیمت دو روپے

بال اڑانیکا تیل ۔ بلا کسی تکلیف وخارش وسوزش کے مین نازک سے نازک جگہ کے بال بہی دور ہوتے قیمت ۔۔۔

سرمہ ممیرا ۔ دہند غباری ۔ لالی ۔ پرموال پانی جانا وابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ فی تولہ

بواسیر ۔ خونی بادی حبی یا آتشک سے ہوسکتے اگر ہون تو بلاتکلیف گم ۔ قیمت دو روپے

دمہ ۔ کیسا ہی پرانا وسخت دمہ ہو خواہ پہیپہڑے خراب ہوگئے ہون بشرطیکہ شفا ہو ۔ قیمت تین روپے

دوائی ۔ آتشک مجرب اکسیر قیمت تین روپے

دوائی ۔ سوزاک تیر بہدف تین روپے

خط وکتابت کا پتہ

ڈاکٹر الہی بخش ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

تقاضا یا دار احباب توجہ کرین وی پی جاری ہو رہے ہین۔

[illegible]

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفیٰ سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر طلائی اور حکمی مصفیات خون و بدن کا مجموعہ یہ ایک بکس ہے جو چار شیشی کی قیمت میں

صاف کر کے تمام جلدی اور خونی بیماریوں کو جڑ سے ... [illegible]

مرد اور عورت ... [illegible] ... استعمال سے

استعمال کنندہ کو ... سفید داغ جذام ... بواسیر ... چوب چینی وغیرہ چار جوہر سے

صاف کر دیتا ہے ... [illegible] ... اکسیر حیات یعنی نمک نباتات متعدد جڑی

بوٹی اور تمام مفید ... [illegible] ... اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا ... [illegible]

[illegible] ... مرد اور عورت دونوں ... تولد اور تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ... لا اولادوں اور بانجھ عورتوں کو

ایک پوری بوتل ... استعمال ... [illegible] ... کامل فائدہ حاصل کیا ہے آپ بھی تجربہ کیجئے اور فائدہ اٹھایئے

[illegible] ... ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا ...

امراض مثل ... اسہال ... ضعف دماغ ضعف بصارت ... [illegible]

[illegible]

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ ... [illegible]

غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرنے ... [illegible] ... قیمت فی شیشی ...

مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان خوشبودار منجن ... دانتوں کی صفائی ...

[illegible]

شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر عظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس — نوٹ ... [illegible]

کارخانہ احمدی راحت روح عطر ... [illegible]

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے ... بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ... ترقی دیکھی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی ... انجام دیتا ہے شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں

راقم

عبداللہ سعداللہ تاجران عطر قنوج

... مسیحائی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیلئے صرف ایک ... ذریعہ ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ ... مفت تقسیم کیا جاوے ... جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل و دماغ و معدہ ...

اور ... جوان اور بوڑھوں کیلئے ... اکسیر ... قیمت ...

(... مراد) یہ ایک نہایت نفیس عمدہ قسم کی ... ہے جو کہ مشک و عنبر مقویات ادویات ... تیار

کی گئی ہے ... [illegible]

... اور مقوی دل و دماغ و معدہ ... اعضاؤں کو تقویت ... خون صالح

پیدا کرتی ہے ... [illegible] ... آدمی کو کافی ہے

المشتہر

حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ ... ضلع دہلی

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ ... سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنیسے روانہ ہوگی ... ہمارے کارخانہ ... سفید ہونیسے روکتا ہے ... آنکھوں ... کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ... محصولڈاک ...

المشتہر

منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

... احمدی اینڈ ... مالک کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا